بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
REGD. NO. P/GDP-3
جلد ۳۲
شمارہ ۴۰
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ
ہفت روزہ بدر قادیان
شرح چندہ
سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۵ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک } ۸۰ روپے
فی پرچہ ۷۰ پیسے
ایڈیٹر :- خورشید احمد انور
نائب مدیر :- جاوید اقبال اختر
THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516
۲۸ ذوالحجہ ۱۴۰۳ ہجری — ۶ اخاء ۱۳۶۲ ہش — ۶ اکتوبر ۱۹۸۳ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲ اخاء (اکتوبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں آسٹریلیا میں قیام فرما ہیں۔ پروگرام کے مطابق حضور پُرنور نے چونکہ ۳۰/۹/۸۳ کو بعد نماز جمعہ آسٹریلیا میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد "المسجد بیت الھدیٰ" اور مشن ہاؤس کا سنگِ بنیاد رکھنا تھا اس لئے مقامی طور پر اسی روز بعد نماز جمعہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہٗ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب برموقعہ تقریب سنگ بنیاد پڑھ کر سنایا اور اجتماعی دعا کروائی۔ اسی روز لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام مختلف انجمنوں اور ذیلی تنظیموں کی طرف سے صدقہ کیا گیا اور احباب کے گھروں پر شیرینی تقسیم کی گئی۔

● حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں مورخہ ۲۸ ستمبر ۸۳ بوقت آٹھ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ "عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

● مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

دورۂ مشرقِ بعید کے پہلے مرحلہ کا آغاز

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا سنگاپور میں ورودِ مسعود اور اہم تبلیغی و تربیتی مصروفیات

● سنگاپور کے بین الاقوامی ہوائی مستقر پر حضور کا شایانِ شان استقبال ● متعدد ممالک سے آئے ہوئے احباب سے ملاقاتیں ● مجلس مشاورت، تقریبِ استقبالیہ اور انڈونیشیا، ملائیشیا، سنگاپور اور صباح کی مجالسِ عاملہ کے اجلاسات میں شرکت

محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید جو دورۂ مشرقِ بعید میں سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہمرکاب ہیں کی جانب سے محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔ اے امیر مقامی ربوہ کے نام موصولہ برقی اطلاعات کے مطابق حضور پرنور ایدہ اللہ الودود مع اہلِ قافلہ دورۂ مشرقِ بعید کے پہلے مرحلہ میں مورخہ ۸/۹/۸۳ بروز جمعرات صبح پانچ بجکر چالیس منٹ پر کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو کر بخیر و عافیت سنگاپور پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اس طرح سے دُنیا کے مشرقی حصّے میں دینِ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا ایک نیا دَور شروع ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دَورے کو بے شمار برکتوں، فضلوں اور اپنے انعامات کی بارشوں کا مورد بنائے۔ اور اہلِ مشرق کے دلوں کو دینِ حق کی طرف مائل کرنے کا موجب بنائے۔ آمین۔

سنگاپور کے بین الاقوامی ہوائی اڈے پر حضور ایدہ اللہ کا استقبال کرنے کے لئے مقامی جماعت کے افراد کے علاوہ انڈونیشیا، ملائشیا، اور صباح کے احباب بھی بڑی تعداد میں موجود تھے۔ سب احباب اپنے روحانی آقا کو اپنے درمیان پا کر خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ یاد رہے کہ جماعتِ احمدیہ کے کسی خلیفہ کا مشرقِ بعید کے ممالک کا یہ پہلا دَورہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سنگاپور سے احبابِ جماعت کے نام "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ" کا دعائیہ تحفہ ارسال فرمایا ہے۔ اس سے قبل حضور پرنور کراچی سے روانگی کے وقت بھی احبابِ جماعت کو السلام علیکم کا دعائیہ تحفہ ارسال فرمایا تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ اس قافلہ میں حضور کی حرمِ محترم حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضور کی دو صاحبزادیاں عزیزہ یاسمین رحمان صاحبہ سلّمہا اور عزیزہ عطیۃ الحبیب صاحبہ سلّمہا، مکرمہ صاحبزادی امۃ الناصر نصرت صاحبہ سلّمہا بنت محترم سید میر داؤد احمد صاحب مرحوم۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریکِ جدید، مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم۔ اے انچارج شعبہ زود نویسی۔ مکرم چوہدری انور حسین صاحب امیر ضلع شیخوپورہ اور بطور باڈی گارڈ مکرم مبارک احمد ساہی صاحب تشریف لے گئے ہیں۔

حضور انور اپنے اس دَورے میں سنگاپور کے بعد فجی، آسٹریلیا اور سری لنکا بھی تشریف لے جائیں گے۔ آسٹریلیا میں حضور انور اس براعظم میں پہلے احمدیہ مشن ہاؤس اور مسجد کا سنگِ بنیاد بھی رکھیں گے۔ اس طرح سے دُنیا کے پانچوں براعظموں میں جماعتِ احمدیہ کی مساجد اور مشن ہاؤس قائم ہو جائیں گے۔

(باقی دیکھیے صفحہ ۱۲ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ جن احباب کے پاس ربوہ کا ویزا ہو اور وہ جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں تشریف لے جا سکتے ہیں۔ اور قادیان و ربوہ کے روحانی اجتماعوں سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش :- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید سائیکل مارٹ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۶ / اخاء ۱۳۶۲ ہش

رُوحانی مُصلح کی تلاش

اس وقت ہمارے سامنے کلکتہ سے شائع ہونے والے اُردو روزنامہ "آزاد ہند" مجریہ ۲۹ جولائی ۸۳ء کا وہ شمارہ ہے جس میں مُدیر مسئول نے "ہندوستان کو ایک رُوحانی مُصلح کی ضرورت ہے" کے زیرِ عنوان انتہائی فکر انگیز اور بصیرت افروز اداریہ رقم کیا ہے۔ آپ بعض مصلحت کوش سیاسی راہنماؤں کی خود غرضی اور مفاد پرستی کے نتیجہ میں اندرونِ ملک پائی جانے والی فرقہ وارانہ منافرت اور آئے دن رُونما ہونے والے تشدّد آمیز واقعات کا دلدوز نقشہ کھینچنے کے بعد رقم طراز ہیں:۔

"ان حالات میں قوم کو فنا ہونے سے کوئی سیاسی شخصیت نہیں بچا سکتی۔ سب سیاسی شخصیتوں کو آزما کر دیکھ لیا گیا۔ ان میں سوائے ناموں کے اختلاف کے، کردار کا کوئی فرق نظر نہیں آتا۔"

"یہ دیش رِشیوں، مُنیوں، صُوفیوں، سادھوؤں، سنتوں اور درویشوں کا رہا ہے۔ اب کیا ہوگیا ہے کہ کوئی برگزیدہ ہستی نہیں اُٹھ رہی ہے؟ کیا اس سرزمین پر خدا ترس اور نیک انسانوں نے جنم لینا چھوڑ دیا ہے؟ ہندوستان کی رُوح تو آج بھی اُسی طرح پیاسی ہے۔ گیان اور عرفان کی ایک بوند کے لئے اُس کا سُوکھا حلق ترس رہا ہے۔ کیا اب کوئی ابنِ مریم پیدا نہ ہوگا جو اِس بیمار رُوح کو شفا دے؟"

گویا جو مرض قوم کو گھُن کی طرح چاٹ رہا ہے اس کا صحیح علاج بھی خود مدیر موصوف نے ہی تجویز کر دیا ہے۔ اسی تسلسل میں آپ مزید لکھتے ہیں:۔

"اِس جان لیوا روگ کی دَوا کوئی کر سکتا ہے تو رُوحانی مُصلح کر سکتا ہے۔ یہ کام کسی بہروپیے سے بھی نہیں ہوگا۔ کام وہی کرے گا جو اللہ کا نیک بندہ ہوگا۔ اور جسے اللہ اس کام کی توفیق دے گا۔ پھر اللہ ہی لوگوں کے دِل اس نیک انسان کی طرف پھیرے گا۔ اور لوگ اس کی بات سُنیں گے۔"

جہاں تک مرض کی صحیح تشخیص اور اس کے حقیقی علاج کا تعلق ہے کوئی بھی صاحبِ فکر و نظر جناب مُدیر موصوف کی تجویز سے سرِمُو انحراف نہیں کر سکتا۔ ایک ہندوستان ہی کیا آج تمام عالمِ انسانیت اس خطرناک اور مُہلک مرض کا شکار ہے۔ مگر افسوس کہ مادیت کی عارضی چکا چوند اور وقتی دِلفریبیوں میں کھو جانے کے نتیجہ میں ہمہ اقسام آفاتِ ارضی و سماوی سے دوچار ہونے کے باوجود آج کا انسان اس طرف سے بالکل غافل ہے۔

مذاہبِ عالم کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بھی کوئی قوم اس مرض میں مبتلا ہوئی خالقِ کائنات نے نہ صرف اس کا بروقت مداوا کیا بلکہ ایسی کسی بھی قوم کو صحیح علاج مُہیّا کرنے سے پہلے بطورِ سزا ہلاک کر دینے کو اپنی سُنّت کے منافی قرار دیا ہے۔ چنانچہ اپنی اسی سُنّتِ جاریہ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا (۱۵ / ۱۶) یعنی ہم کسی قوم کو اُس وقت تک ہلاک نہیں کرتے جب تک کہ اُس میں اپنا کوئی رسُول مبعوث نہیں کر دیتے۔ آج دُنیائے انسانیت اپنی ان ہی اخلاقی و رُوحانی بیماریوں کے نتیجہ میں جس قسم کی ہولناک ارضی و سماوی آفات کا شکار ہو رہی ہے۔ اگر اُنہیں کسی مُصلحِ رُوحانی کے ذریعہ اتمامِ حجت ہوئے بغیر تسلیم کیا جائے تو یہ امر یقیناً اللہ تعالیٰ کی متذکرہ بالا سُنّتِ جاریہ کے خلاف پڑتا ہے۔ کاش جناب مُدیر صاحب مرض کی تشخیص اور اُس کا علاج تجویز کرتے وقت خُدا تعالیٰ کی اس سُنّتِ جاریہ کو بھی ملحوظ رکھتے۔ اور اگر ایسا ہوتا تو ہمیں یقین ہے کہ انہیں موجودہ زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہونے والے رُوحانی مُصلح کی یہ آواز بھی ضرور سُنائی دیتی کہ:۔

"اس تاریکی کے زمانہ کا نُور مَیں ہوں۔ جو شخص میری پیروی کرتا ہے وہ اُن گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے گا جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں۔ مجھے اُس نے بھیجا ہے کہ تا مَیں امن اور حلم کے ساتھ دُنیا کو سچّے خدا کی طرف رہبری کروں۔ اور اسلام میں اخلاقی حالتوں کو دوبارہ قائم کر دوں۔" (مسیح ہندوستان میں صلا)

مبارک ہیں وہ جو اپنے وقت میں مبعوث ہونے والے فرستادہ کو تلاش کریں۔ اور اس کی آواز پر لبیک کہہ کر رُوحانی و اخلاقی امراض سے چھٹکارا پائیں۔ اللہ تعالیٰ حق و صداقت کی متلاشی سعید رُوحوں کو اس آسمانی آواز پر کان دھرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ واللّٰہ الھادی والموفق ❊

خورشید احمد انور

وُہ ہے سُلطانُ المشارق اور مغارب کا مثیل

بندۂ رحماں، غلامِ سیّدِ عالی تبار ؐ   جانشینِ مہدیِٔ دوراں مسیحِ روزگار
جانِ عالم، رہنمائے دیں، امامِ کامگار   حضرت صاحب قِرانِ قُدسی صفت گردوں وقار
پالیا جب اُس نے ایمائے خدائے کردگار
کرلیا تبلیغ کی خاطر سفر ہے اختیار
مُصلحِ موعودؓ عالی جاہ کا لختِ جگر   ہمرفِ مریمؑ کا وہ یکتا پُرضیا روشن گُہر
سر سے پا تک صبغۃ اللہ میں ہے رنگیں سر بسر   ہے کھڑا اس کی حمایت میں خدائے دادگر
زینتِ محراب و منبر خوش ادا روشن جبیں
خوش نشاں اس پر ہے ہر آن شہپرِ رُوح الامیں
وُہ ہے سُلطانُ المشارق اور مغارب کا مثیل   ہستیِ باری تعالیٰ کی ہے اِک زندہ دلیل
خادمِ دیں، پہلوانِ حضرتِ ربِّ جلیل   صاحبِ عزم و ثبات و شہسوارِ بے عدیل
لے کے ہاتھوں میں چلا قرآں کی تیغِ ذوالفقار
دامنِ دجّال جس کی کاٹ سے ہو تار تار
شہرِ سِڈنی میں رکھے گا جا کے مسجد کی بِنا   جس کے مأذن سے بلند ہوگی اذانوں کی صدا
کُفر کی تاریکیوں سے پاک ہوگی کُل فضا   نورِ حق سے ہو منوّر خطّۂ آسٹریلیا
ہے یہ تقدیرِ خدا و خالقِ لیل و نہار
کُرۂ ارضی پہ چمکے دیں کا مہرِ زرنگار
فجی، سری لنکا اور سنگاپور بھی وہ جائے گا   پرچمِ دینِ محمدؐ جا کے وُہ لہرائے گا
بھُولے بھٹکوں کو وہ سیدھا راستہ دکھلائے گا   معرفت کا جام وہ شام و سحر چھلکائے گا
لطفِ ربّ سے ہوگا ہر جا فتح مند و کامراں
نُصرت و تائیدِ حق تعالیٰ ہے اس کے ہمعناں
طرزِ نو سے اِس جہاں میں انقلاب آنے کو ہے   قیدِ دینِ حق میں ہر اِک شیخ و شاب آنے کو ہے
باغِ مصطفویؐ میں پھر دورِ شباب آنے کو ہے   نالہ ہائے نیم شب کا اب جواب آنے کو ہے
فضلِ حق سے غلبہ ہوگا مذہبِ اسلام کا
نام بس مٹنے کو ہے دجّالِ نافرجام کا
احمدی سارے یہ کرتے ہیں دُعا کہ اَے خُدا   تیرا ہی لُطف و کرم اس پر رہے ہر آں سدا
اِس سفر کو فضل سے اپنے تو بابرکت بنا   از طفیلِ شاہِ بطحا سیّدِ خیر الوریٰ ؐ
واپسی اس کی ہو با تزک و شکوہ و احتشام!
رُوئے انور دیکھ کر عاجز بھی تا ہو شادکام

— سیّد ادریس احمد عاجز کرمانی ربوہ

خطبۂ جمعہ

کشتیٔ نوح کی طرح ایک اور کشتی بھی ہے جو خدا کی آنکھوں کے سامنے بنائی گئی اور وہ ہے جماعت احمدیہ

اس جماعت میں شامل ہونے والوں کو خدا تعالیٰ نے یہ ضمانت دی ہے کہ تم تمام ہلاکتوں سے محفوظ کئے جاؤگے

اس کشتی میں حفاظت کی خوشخبری تو ضرور ہے لیکن یہ ضمانت اس وقت تک ہے جب تک اعمالِ صالحہ موجود رہیں گے!

وہ خدا جس نے غیر صالح اعمال کی وجہ سے حضرت نوحؑ کے بیٹے کو نہیں بچایا وہ آئندہ بھی کبھی ایسے شخص کو نہیں بچائے گا

پس ہمارے لئے جہاں امن کا مقام ہے وہاں خوف کا بھی مقام ہے، اسلئے تقویٰ کیساتھ استغفار کرتے ہوئے زندگی گزارنی چاہیئے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۱۳ ہجرت ۱۳۶۲ ہش مطابق ۱۳ مئی ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے سورۂ ھود کی مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:-

وَاُوْحِیَ اِلٰی نُوْحٍ اَنَّہٗ لَنْ یُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِکَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝ وَاصْنَعِ الْفُلْکَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِنَّھُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝ (آیت ۳۷-۳۸)

پھر فرمایا:-

میں نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں حضرت نوح علیہ السلام کی اس دعا کا بھی ذکر کیا تھا جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا گویا آپ نے اپنی قوم کے لئے بالآخر بد دعا کی۔ اور اپنے ربّ سے عرض کی کہ اے خدا! ان کافروں میں سے کوئی ایک بھی باقی نہ رہے۔ اور دنیا کو ان سے اور ان کی ناپاک پیدا ہونے والی نسلوں سے ہمیشہ کے لئے پاک کر دے۔ ساتھ ہی میں نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی

یہ دعا دراصل بد دعا نہیں تھی

بلکہ منشاء الٰہی کے مطابق آپ کو پہلے سے خبر دے دی گئی تھی کہ اب اس قوم میں کوئی بھی ہدایت پانے والا موجود نہیں ہے۔ اور چونکہ انسانی زندگی کے مقصد کے خلاف ہے کہ کوئی انسان خدا تعالیٰ کو کلیتہً بھلا کر ہمیشہ کے لئے اس سے کٹ جائے اور اس کی آئندہ نسلیں بھی ناپاک پیدا ہوں۔ اس لئے ان لوگوں کے لئے دعا کی اجازت ہی نہیں دی گئی تھی۔

وہ آیات جن سے میں نے استدلال کیا تھا اُن کی میں نے اس وقت تلاوت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے نوحؑ کی طرف وحی کی کہ اب تیری قوم میں سے کوئی تجھ پر ایمان نہیں لائے گا سوائے اس کے جو پہلے ایمان لاچکا ہے۔ پس اب تو ان پر کسی قسم کا افسوس نہ کر۔ حسرت نہ کر۔ جو اُن کی تقدیر تھی وہ لکھی جاچکی ہے۔

یہ جو میں نے کہا کہ دراصل ہر نبی اپنی قوم کے لئے دعا کرنا چاہتا ہے اور کسی حالت میں بھی بد دعا نہیں کرنا چاہتا، اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس کے معًا بعد خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَاصْنَعِ الْفُلْکَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا

کہ اے نوح! ہم جانتے ہیں کہ اس خبر کے بعد بھی تیرا دل بیقرار ہوگا اور تو اپنی قوم کے لئے دعا کرنا چاہے گا مگر ہم تجھے اس کی اجازت نہیں دیتے لَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ہمیں اس قوم کے متعلق کچھ نہ کہہ۔ اس قوم کے متعلق ہم سے ہرگز کوئی بات نہ کر جنہوں نے ظلم کیا ہے۔ اِنَّھُمْ مُّغْرَقُوْنَ، کیونکہ اُن کی یہ تقدیر کہ یہ غرق کئے جائیں گے لکھی گئی ہے۔ آخری ہو چکی ہے۔

اگر آپ ان آیات کا غور سے مطالعہ کریں تو ان میں اور بھی بہت سے گہرے سبق ملتے ہیں۔ فرمایا وَاصْنَعِ الْفُلْکَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا یہاں ایک ایسی کشتی کا ذکر ہے جس کے متعلق دو باتیں اس کو تمام دنیا میں بننے والی کشتیوں سے نمایاں اور ممتاز کر دیتی ہیں۔ پہلی یہ ہے کہ وَاصْنَعِ الْفُلْکَ بِاَعْیُنِنَا ہماری نگاہ کے سامنے

ہماری نظر کے سامنے یہ کشتی بنا

ایک مالک کو جو چیز بہت پیاری ہو وہ اُسے اپنے سامنے بنواتا ہے۔ لیکن نسبتاً کم پیاری یا ایسی چیزیں جن کی اس کو خاص پرواہ نہیں ہوتی ان کی نگرانی ملازموں کے سپرد کر دیتا ہے۔ اور بعض دفعہ دوسروں کو بھی اس بارہ میں تاکید کر دیتا ہے۔ لیکن جس چیز سے اس کو غیر معمولی پیار ہو اور وہ پسند نہ کرے کہ اس کی بناوٹ میں ذراسی بھی کوئی چیز اس کی مرضی کے خلاف ہو جائے اس کو بنوانے کے لئے وہ خود کھڑا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ بڑے بڑے قیمتی اوقات والے لوگ بھی مسلسل کھڑے ہو کر بعض چیزوں کو اپنے سامنے بنواتے ہیں۔ مثلاً جب تعلیم الاسلام کالج بنایا جانے لگا تو چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ (اُس وقت تو آپ خلیفۃ المسیح نہیں تھے۔) کو تعلیم سے بڑا پیار تھا اور کالج سے بڑا پیار تھا اس لئے دن رات، سردی ہوتی یا گرمی، موسم کیسا بھی خراب ہوتا۔ آپ اپنا سارا زائد وقت اس کی تعمیر کی نگرانی پر لگایا کرتے۔ خود چھت پر کھڑے ہو کر اپنے سامنے مزدوروں کو ہدایات دیتے کہ فلاں کمی پوری کرو۔ فلاں نقص پیدا ہو رہا ہے اس کو ٹھیک کرو۔ الغرض آپ نے کالج کی تعمیر پر بڑی محنت کی تھی۔ پس یہ ایک فطرتی تقاضا ہے کہ جس چیز سے انسان کو زیادہ پیار ہو اور جس کو وہ اہمیّت دے اس پر وہ مسلسل نظر رکھتا ہے۔ اس لئے یہ ایک عجیب کشتی تھی کہ اُس جیسی کشتی نہ کبھی پہلے بنی، نہ کبھی بعد میں ظاہری صورت میں بنائی گئی۔ اس لئے کہ فرمایا وَاصْنَعِ الْفُلْکَ بِاَعْیُنِنَا اے نوحؑ! ہم اس کشتی کے اوپر مسلسل نگاہ رکھیں گے۔

وَوَحْیِنَا دوسری بات یہ بیان فرمائی کہ اے نوح! ہم نے تجھے جو ہدایت کی ہے اور جو کاریگری ہم نے تجھے سکھائی ہے اس کے مطابق یہ کشتی بنا۔ یہ کاریگری حضرت نوحؑ نے کسی اور سے تو نہیں سیکھی تھی۔ کشتی بنانا تو آپ جانتے ہی نہیں تھے۔ پس ایک ایک کیل جو ٹھونکا گیا اور ایک ایک میخ جو لگائی گئی اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اس کو اس طرح رکھو۔ اور اس طرح لگاؤ۔ الغرض یہ کشتی مسلسل اللہ تعالیٰ کی آنکھوں کے سامنے اور اس کی وحی کے تابع بنائی جارہی تھی۔

اس سے ایک یہ خیال بھی پیدا ہوتا ہے کہ اتنی عظیم الشان اور مقدس کشتی جو

اپنی نوع کی بے نظیر اور بے مثل

ہو، بعید نہیں کہ اس کا نشان آج کہیں مل جائے۔ نسبتاً ادنیٰ ادنیٰ چیزیں بھی زمانے نے محفوظ رکھی ہیں۔ مٹی کے ڈھیر میں دبی ہوئی FOSSILIZED شکلوں میں مختلف قوموں کی تاریخیں ملتی ہیں۔ اور لکڑی کے بہت پُرانے کام بھی ملتے ہیں۔ پس یہ کہنا کہ چونکہ کشتی لکڑی کی تھی اس لئے ضرور ضائع ہو گئی ہوگی، یہ بھی درست نہیں حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے سے پُرانے زمانوں کی لکڑی کی بنی ہوئی چیزیں بھی اب دستیاب ہو چکی ہیں۔ چنانچہ یہ خیال بہت سے مفکرین اور محققین کو بھی آچکا ہے اور حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی تلاش مختلف جگہوں پر ہوتی رہی ہے۔ کوہ ارارات پر بھی اور بعض دوسری جگہوں پر بھی وقتاً فوقتاً بعض EXPEDITIONS یعنی مہمات اس کشتی کی تلاش میں بھیجی گئی ہیں۔ لیکن جن لوگوں نے اسے تلاش کرنے کی کوشش کی ان کا جغرافیہ بائیبل پر مبنی تھا۔ اور قرآن کریم جو جغرافیہ بیان کرتا ہے وہ اس سے مختلف ہے جو بائیبل بیان کرتی ہے۔ اس لئے طبعی بات ہے کہ ان کی ساری کوششیں ناکام ہوتی تھیں۔ اور اب تک ناکام رہی ہیں۔ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی احمدی مہم کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ قرآن کریم کے بیان فرمودہ نقشے اور جغرافیے کے مطابق اس کشتی کو تلاش کرے اور وہ دستیاب ہو جائے۔ اگر یہ کشتی دستیاب ہو تو یہ ایک بے نظیر کشتی ہوگی۔

لیکن یہ تو بعد کی باتیں ہیں۔ میں ایک اور کشتی کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانی چاہتا ہوں۔ کشتی بھی خدا کی آنکھوں کے سامنے بنائی گئی اور خدا تعالیٰ کی ہدایات کے تابع تشکیل دی گئی۔ وہ کشتی آپ ہیں۔ یعنی جماعت احمدیہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا کہ تو ایک کشتی تیار کر۔ وہ کشتی کیا ہے؟ وہی جماعت احمدیہ جس میں شامل ہونے کے ساتھ اللہ تعالیٰ یہ ضمانت دیتا ہے کہ تمام دُنیا کی ہلاکتوں سے تم محفوظ کئے جاؤ گے۔ پس حضرت نوح علیہ السلام کی ظاہری لکڑی کی کشتی کی بھی بڑی قدر و قیمت ہے۔ اور اس کو تلاش کرنے والے بھی یقیناً بڑے خوش قسمت ہوں گے۔ لیکن بہت زیادہ قیمتی ہے وہ کشتی جو حضرت نوحؑ کی قوم کو نہیں بلکہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوم کو عطا ہوئی۔ جو پہلے ایک تعلیم کی شکل میں ظاہر ہوئی اور پھر اس تعلیم نے

ایک جماعت کا رُوپ دھار لیا

اور ایک جماعت کی شکل میں آج وہ دُنیا میں موجود ہے۔ اور دُنیا کے ہر مُلک میں اس کشتی کے نمونے بن رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جتنے اعلیٰ کاریگر نے کوئی چیز بنائی ہو اتنا ہی زیادہ ظلم ہوتا ہے اس میں دخل اندازی کرنا، اور اس کی شکل کو بگاڑنا۔ کیونکہ ایک کامل تصویر کو اگر ایک ادنیٰ نقاش چھیڑے گا تو اس میں کوئی خوبصورتی پیدا نہیں کر سکے گا۔ بلکہ بدصورتی پیدا کرے گا۔ ایک کامل صناع کی پیداوار میں اگر کوئی اناڑی دخل دے گا تو سوائے اس کے کہ اس کی اچھی بھلی صورت کو بگاڑ دے اور کوئی نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ پس یہ کشتی یعنی جماعت احمدیہ وہ مقدس کشتی ہے جس کے خدوخال خود اللہ تعالیٰ نے اپنی آنکھوں کے سامنے اور اپنی وحی کے مطابق تشکیل دیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس نظام کو ڈھالنے میں اپنی طرف سے ایک ذرہ بھی دخل نہیں دیا۔ آپ کی اپنی سوچ کا اس میں کوئی بھی دخل نہیں۔ کشتیٔ نوحؑ کے متعلق جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، اللہ تعالیٰ بہت کھلے اور واضح طور پر فرماتا ہے کہ اس کی تمام تفاصیل ہم نے بتائیں اور ہماری اپنی نگرانی میں بنوایا۔ پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ تعلیم جس نے جماعت احمدیہ کی شکل میں مجسم اختیار کیا، کشتیٔ نوحؑ ہے اور یقیناً یہ کشتیٔ نوحؑ ہے تو اس کا ہر پہلو، اس کا ہر ذرہ اور اس کی ہر نوک پلک اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے تابع بنی ہے۔ اس لئے خوبصورت جماعت کے خدوخال کو زندہ اور جاری رکھیں۔ اگر تابعین نے یا تبع تابعین نے اُن نقوش میں فرق ڈال دیا اور تبدیلیاں پیدا کر دیں تو پہلے بھی اگرچہ جماعتیں یہ ظلم کرتی چلی آئی ہیں لیکن یہ بہت بڑا ظلم ہوگا کہ ایسی جماعت جس کو اللہ تعالیٰ نے کشتیٔ نوحؑ سے تشبیہ دی ہو اور نہایت ہی پیار کے ساتھ اس کا ذکر قرآن کریم میں محفوظ فرمایا ہو، وہ دیکھتے دیکھتے دو تین نسلوں میں ہی اس کشتی کے نقوش بگاڑ دے۔

دُوسرا پہلو اس میں یہ ہے کہ جتنے بڑے طوفان ہوں اتنی زیادہ احتیاط کے ساتھ کشتیاں بنائی جاتی ہیں۔ اور بہت بڑے بڑے ماہر صناع اپنی ساری کوششیں اور اپنا سارا علم اس بات میں صرف کر دیتے ہیں کہ یہ کشتی یا یہ جہاز

ہر قسم کے امکانی خطرے کا مقابلہ

کر سکے۔ چنانچہ جنگ عظیم ثانی میں بھی ایسے جہاز بنائے گئے اور ان کے بارے میں بڑے بڑے دعاوی بھی کئے گئے۔ مثلاً انگلستان نے ایک ایسا جہاز بنایا جس کے متعلق یہ دعویٰ تھا کہ یہ ہر قسم کے امکانی خطرے کا مقابلہ کرنے کے قابل ہے۔ لیکن جب وہ سمندر میں اُتارا گیا تو پہلی دفعہ ہی ایسے طوفان سے اس کا سامنا ہوا کہ وہ پھر واپس نہیں آسکا۔ حالانکہ اس زمانے کی سب سے ADVANCED ٹیکنالوجی اس کے پیچھے تھی۔ اور دُنیا کے چوٹی کے جہاز بنانے والوں نے اپنی قوتیں اس پر صرف کی تھیں۔ انسان تو ناقص ہوتا ہے۔ وہ اپنی لاعلمی کے نتیجہ میں، اپنی جہالت میں بعض دفعہ بڑے دعاوی کر دیتا ہے۔ لیکن عملاً ان دعاوی کو سچا ثابت نہیں کر دکھاتا۔ لیکن جو کشتی اللہ تعالیٰ نے بنائی ہو اس کے متعلق یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی ایسا طوفان بھی آئے گا جو اس کشتی کو غرق کر سکے۔ لیکن اگر آپ اس کشتی کے خدوخال کی حفاظت کریں گے تو یہ خود آپ کی حفاظت کی ضمانت ہے۔ کتنی بڑی بڑی تحریکیں آپ کو مٹانے کے لئے چلیں اور کس طرح ان کی لہریں آپ سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گئیں۔ اور اُن کا کوئی وجود باقی نہیں رہا۔ اور کس شان کے ساتھ مسیح موعودؑ کے ہاتھوں کی بنی ہوئی یہ کشتی اسی طرح لہروں کے اُوپر غلبے کے ساتھ تیرتی چلی گئی۔ پس اگر آپ نے اس مقدس صناع کی بنائی ہوئی ترکیبوں میں اپنے دماغ کی بیہودہ اور لغو ترکیبوں کو دخل نہ دینے دیا، اگر آپ نے بڑی حفاظت اور پیار کے ساتھ اور جان ہونٹوں کے ساتھ اس کے ادنیٰ سے ادنیٰ نقوش کی بھی حفاظت کی تو یہ چند معمولی تحریکیں کیا چیز ہیں اگر وہ طوفان بھی اُٹھے جیسے عالمی طوفان نوحؑ سے تشبیہ دی جا سکتی ہے۔ اگر ایسی لہریں بھی بلند ہوں جو پہاڑوں کو غرق کر دیں اور دُنیا کی بڑی بڑی قوموں کو تباہ کر دیں تب بھی میں آپ کو قرآن کریم کی تعلیم کی رُو سے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کی رُو سے یہ خوشخبری دیتا ہوں کہ یہ وہ کشتی ہے جس کو دُنیا کا کوئی طوفان بھی کچھ بگاڑ نہیں سکے گا۔

یہ لازماً غالب آئے گی

اور پہاڑوں کی بلندیوں پر بلند ہوگی۔ طوفان تھمیں گے تو یہ کشتی اُترے گی۔ لیکن ایسا کوئی طوفان نہیں جو اس کشتی کو ڈبونے کے لئے پیدا کیا گیا ہو۔ لیکن شرط یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کی بنائی ہوئی کشتی ہے اسے انسانی ہاتھوں سے ناپاک اور گندہ نہ کریں۔

آیت وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا..... کا دُوسرا پہلو جو خاص طور پر توجہ کا مستحق ہے وہ یہ ہے وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ کہ اے نوح! ظالم لوگوں کے متعلق مجھ سے مخاطب نہ کر۔ حالانکہ دُوسرے انبیاء کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قوم کے لئے دُعا کرنے سے منع نہیں فرمایا۔ نہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو منع فرمایا نہ ہی لُوط علیہ السلام کو۔ دُعا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ تو کہا کہ اب اس بات کو چھوڑ دو۔ لیکن یہ اور طرح کا منع کرنا ہے۔ یہ تو فرمایا کہ ہم تمہیں خبر دے رہے ہیں لیکن یہ نہیں فرمایا کہ دُعا کرنے کی اجازت نہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق تو یہاں تک فرمایا: يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ (سورۃ ہود آیت: ۷۵) کہ وہ ہمارے ساتھ جھگڑ رہا تھا۔ ایسا یہ جھگڑنا بڑے پیار کا اظہار ہے۔ یہ مُراد تو نہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو معلوم ہو چکا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند نہیں کرتا اور پھر بھی وہ اصرار کر رہے تھے کہ خدا قوم لوط کو بچا لے۔ اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ اشارۃً یا کنایۃً بھی اللہ تعالیٰ نے اُنہیں دُعا سے منع نہیں فرمایا۔ کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خدا کی نگاہ میں جو مقام تھا اس کی وجہ سے یہ نا ممکن تھا کہ آپؑ خدا کی طرف سے اشارہ پا کر بھی اس قسم کی گفتگو فرماتے۔ پس اللہ تعالیٰ کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو محبت اور پیار کے ساتھ سمجھانے کا موقع دینا

ایک بہت بڑی بات

ہے۔ چنانچہ آپؑ نے قوم لُوطؑ کو ہلاکت سے بچانے کے سلسلہ میں خوب زور لگایا۔ اور اللہ تعالیٰ نے بھی زور لگانے دیا کہ یہ دلیلیں بھی نکالو، وہ دلیلیں بھی نکالو۔ اس قوم کو بچانے کیلئے جو بھی جواز تمہارے ذہن میں آسکتا ہے وہ پیش کر لو۔ اور ہم تمہیں بتاتے چلے جائیں گے کہ یہ جواز بھی درست نہیں، وہ جواز بھی درست نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابراہیم! اس قوم کو بچانے کی اگر ایک بھی وجہ جواز ہوتی تو ہم اسے بچا لیتے۔ پھر منع بھی کیسے پیار

سے فرمایا: یٰاِبْرٰهِیْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ (هود آیت: ۷۷) کہ اے ابراہیم! اب بس کر جانے بھی دے، چھوڑ اس قصے کو۔ اللہ کا حکم تو آ بھی چکا ہے۔ سر پہ آکھڑا ہے جس کو ٹالنے کی تو کوشش کر رہا ہے۔ ایسا دیر ہو چکی ہے اب وقت نہیں رہا۔ کیونکہ ہماری تقدیر ظاہر ہو گئی ہے۔ کیسا عظیم الشان پیار کا اظہار ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اور آپ کی دعاؤں کو بھی کتنے پیار سے رد کیا ہے۔ ساتھ ہی اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَحَلِیْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِیْبٌ (هود آیت: ۷۶) کہہ کر آپ کی تعریف بھی کر دی۔ اور آپ کی بڑی ہی دلجوئی فرمائی۔

اس کے برعکس حضرت نوح علیہ السلام کو اجازت ہی نہیں ملی کہ وہ اپنی قوم کے متعلق کوئی ذکر بھی کر سکیں۔ اس میں کیا حکمت تھی؟ اگر آپ غور کریں تو اس میں آپ کو

بہت ہی گہرا اور بہت ہی عظیم الشان سبق

نظر آئے گا۔ ایک ایسا سبق جو انسانیت کے مقام کو بہت بلند اور ارفع کر دیتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جس قوم کے لئے دعا کر رہے تھے اس کا آپ سے کوئی بھی رشتہ نہیں تھا۔ آپؑ کی اولاد میں سے کوئی ایک فرد بھی اس قوم میں شامل نہیں تھا جس کے لئے آپ بیقرار تھے، جس کو بچانے کے لئے آپؑ ترساں و لرزاں تھے اور عاجزانہ دعائیں کر رہے تھے۔ لیکن حضرت نوح علیہ السلام نے جس قوم کے لئے دعا کرنی تھی اس میں ان کے بیٹے نے بھی شامل ہونا تھا۔ اس لئے اس لطیف بات میں یہ بھی ایک انذار کا پہلو تھا کہ نوحؑ کو اس لئے منع کیا جا رہا ہے کہ انبیاء کی شان کے خلاف ہے کہ ان کے ترحّم میں نفس کی ادنیٰ سی ملونی بھی شامل ہو۔ اللہ تعالیٰ دشمنوں کے لئے بھی دعائیں کرنے کی اجازت دے دیتا ہے۔ لیکن چونکہ نبی کا اپنا بیٹا شامل ہو گیا ہے اس لئے فرمایا کہ اب تیرا یہ مقام نہیں رہا کہ تو اس کے لئے دعا کرے۔ اب اگر تو دعا کرے گا تو ہو سکتا ہے کہ کہنے والا یہ کہے اور سوچنے والا آئندہ یہ سوچے کہ نوح نے اس لئے دعا کی تھی کہ آپؑ کا اپنا بیٹا بھی شامل تھا۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے نوح! میں تجھ پر یہ داغ نہیں لگنے دینا چاہتا۔ تمام انبیاء کو دعا کی اجازت دوں گا لیکن تجھے یہ اجازت نہیں دوں گا۔ کیونکہ تیرے اپنے خون کا حصہ بھی ان لوگوں میں شامل ہو گیا ہے جن پر عذاب آنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا حضرت نوح علیہ السلام کو دعا سے منع فرمانا جس غرض سے تھا اس کو کھولتے ہوئے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ
اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ
مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۚ وَنَادٰى نُوْحُ ۨابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ
مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ○
قَالَ سَاٰوِيْۤ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ
الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ
فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ○ وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ
وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَ
اسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○
وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ
وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ○
قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ
صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّيْۤ
اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ○"

(هود آیت: ۴۲ تا ۴۷)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضرت نوحؑ نے کہا کہ اس کشتی میں سوار ہو جاؤ! اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کو فرمایا کہ اس کشتی میں سوار ہو جاؤ۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا

یہ کہتے ہوئے کہ اللہ ہی کے سپرد ہے، اسی کے نام کے ساتھ ہے اس کا جاری ہونا اور اس کا بلند ہونا۔ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ میرا رب تو بہت ہی بخشش کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور یہ ایسی کشتی تھی جو پہاڑوں کی طرح بلند موجوں پہ سوار تھی۔ اور وہ موجیں اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی تھیں۔ اچانک نوحؑ نے کیا دیکھا کہ اس کا بیٹا ایک ایسی جگہ کھڑا ہے جہاں قریب تھا کہ موجیں اس کو جا لیتیں۔ آپؑ نے اُسے دیکھ کر بیقراری سے آواز دی اے میرے بیٹے! ہمارے ساتھ سوار ہو جا۔ اور کافروں میں سے نہ ہو۔ نوحؑ کے بیٹے نے جواب دیا میں تو پہاڑ پر پناہ لے لوں گا یہ طوفان کیا چیز ہے۔ ایک سے ایک بلند پہاڑ میرے سامنے ہے۔ جُوں جُوں موجیں بڑھتی چلی جائیں گی میں بھی بلند تر ہوتا جاؤں گا۔ معلوم ہوتا ہے وہ ایسا علاقہ تھا جس کے اردگرد پہاڑ بھی تھے اور ایک کے بعد دوسری بلند چوٹی تھی۔ جب یہ واقعہ ہوا اس وقت نسبتاً نچلی جگہ پہ تھے۔ بہرحال جب حضرت نوحؑ نے بیٹے کو پکارا تو اس نے جواب دیا یہاں تو پہاڑوں کا سلسلہ ہے میں ایک کے بعد دوسرے پہاڑ کی طرف رجوع کرتا چلا جاؤں گا۔ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ حضرت نوحؑ نے جواب دیا اے میرے بیٹے آج

اللہ کے عذاب سے کوئی پناہ نہیں

اگر ہے تو اس کشتی میں ہے۔ اس کے سوا آج روئے زمین پر کوئی جگہ نہیں جو کسی انسان کو خدا کے فیصلے سے بچا سکے۔ اور ابھی آپ یہ جواب دے ہی رہے تھے کہ ایک ایسی موج اٹھی جس نے آپ کے بیٹے کو نظر سے غائب کر دیا۔ اور پھر اس کو دوبارہ نہیں دیکھا گیا۔ کیونکہ وہ غرق ہونے والوں میں سے ہو گیا — پس یہ واقعہ ہونے والا تھا جس کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کو خطاب کرنے سے منع فرما دیا۔

اس کے بعد خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس وقت تک حضرت نوحؑ نے کلام نہیں کیا۔ جب تک کہ یہ سارا طوفان گزر نہیں گیا۔ بعض لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ اِدھر یہ واقعہ ہوا اُدھر حضرت نوحؑ نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ اے خدا! تو نے اس کو ہلاک کر دیا حالانکہ یہ تو میرا بیٹا تھا لیکن یہ بات ہرگز درست نہیں چنانچہ فرماتا ہے۔ وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ کہ خدا نے زمین کو حکم دیا کہ وہ اپنا پانی جذب کر لے اور آسمان کو فرمایا کہ وہ تھم جائے۔ پھر پانی نیچے ہوا اور اس کے بعد

کشتی پہاڑ کی چوٹی پر جا لگی

اس کے بعد حضرت نوحؑ کے خدا سے کلام کا ذکر ہے۔

معلوم یہ ہوتا ہے کہ اس سارے عرصے میں حضرت نوحؑ کو اپنے بیٹے کے مرنے کا دکھ ضرور تھا لیکن اس کی موت کا اتنا دکھ نہیں جتنا اس تعجب کی بناء پر تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا تھا کہ تیرے اہل کو میں نجات بخشوں گا۔ پھر یہ کیا واقعہ ہو گیا؟ پس دراصل یہ دکھ نہیں تھا کہ میرا بیٹا کیوں ہلاک ہوا بلکہ یہ دکھ تھا کہ میری پیشگوئی کیوں پوری نہیں ہوئی۔ خدا کا کلام جو مجھ سے ہوا تھا میں نے اس کو سمجھنے میں غلطی کی ہے یا یہ کیا واقعہ ہوا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے تو واضح خبر دی تھی کہ میں تیری اولاد کو بچاؤں گا۔ اور میرا بیٹا تو میری اولاد تھی۔ پھر وہ میری نظروں کے سامنے دیکھتے دیکھتے کیوں ہلاک ہو گیا۔ لیکن یہ عرض اس وقت کی جب یہ سارا معاملہ گزر گیا۔ ورنہ اس وقت تو انبیاء کی شان کے خلاف ہے کہ اشارۃً یا کنایۃً بھی ایسا کلام منہ پر لائیں جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے کلام پر کسی معنی میں بھی کوئی حرف آئے۔

پس حضرت نوح علیہ السلام نے بڑی

خاموشی اور صبر کے ساتھ

بیٹے کی ہلاکت کو برداشت کیا۔ اور کوئی لفظ منہ پر نہیں لائے۔ اور سب پوچھا ہے تو یہ نہیں کہا کہ بیٹا کیوں مرا ہے۔ اس کو تو زندہ رہنا چاہیئے تھا۔ بلکہ یہ عرض کی کہ اے

خدا ! وہ تو میری اولاد تھی۔ وَ اِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ اور تیرا وعدہ بھی سچا ہے۔ پھر یہ کیا معمہ ہو گیا اور یہ کیا واقعہ ہو گیا کہ تیرے وعدے کے باوجود بیٹا ہلاک ہو گیا؟ اس لئے اس طرزِ بیان میں کوئی گستاخی نہیں ہے۔ بڑی ہی عاجزی کا اظہار ہے کہ میری انسانی عقل، میری بشری نظر اس عقدے کو حل نہیں کر سکتی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ معمہ کھولا اور فرمایا۔ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ کہ اے نوحؑ! وہ تیرا بیٹا کس طرح ہو گیا، وہ تیرے اہلِ بیت میں سے نہیں تھا۔ اس لئے کہ اس کے عمل گندے تھے۔

چنانچہ ہمیشہ کے لئے اہلِ بیت کی تعریف فرما دی۔ فرمایا کوئی ظاہری رشتہ اور ظاہری خون کا تعلق کسی کو نہیں بچا سکے گا۔ ادنیٰ لوگوں کو بھی نہیں بچا سکے گا کیونکہ زیادہ سے زیادہ اظہارِ محبت اور پیار اللہ تعالیٰ نبی سے کر سکتا ہے۔ پس نبی کا ظاہری خون بھی اس کی ایسی اولاد کو نہیں بچا سکا جس نے اس خون کی قدر نہیں کی، اس کے پیغام کی حفاظت نہیں کی۔ اور اپنے اعمالِ صالحہ میں نبی کے اعمالِ صالحہ کو جاری نہیں کیا۔ اس لئے جو روحانی طور پر کاٹا گیا وہ جسمانی طور پر بھی کاٹا گیا۔

یہ ایک اور سبق ہے

جس کی طرف میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ کشتیٔ نوحؑ میں حفاظت کی خوشخبری تو ضرور ہے، اہلِ خاندان کے لئے بھی اور ان کے لئے بھی جو خاندان سے ظاہری تعلق تو نہیں رکھتے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات پر عمل کر کے اس کشتی میں سوار ہو رہے ہیں۔ لیکن یہ ضمانت اس وقت تک ہے جب تک اعمالِ صالحہ موجود رہیں گے۔ جب بھی اعمالِ صالحہ میں کمزوری واقع ہوئی تو وہ خدا جس نے حضرت نوحؑ کے بیٹے کو ہلاکت سے نہیں بچایا وہ آئندہ بھی کبھی نہیں بچائے گا۔ ورنہ وہ ہمیشہ کے لئے غیر منصف خدا سمجھا جائے گا۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ حضرت نوحؑ کے زمانے میں تو خدا نے نبی کے ظاہری بیٹے کو بچانے سے انکار کر دیا۔ لیکن بعد کے کسی زمانے میں ظاہری اولاد کی قدر کرتے ہوئے اسے اس لئے بچا لے کہ کسی پیارے کی اولاد ہے۔ کیا قیامت کے دن حضرت نوحؑ یہ سوال نہیں کر سکیں گے کہ اے خدا! مجھے بھی تو تو نے ہی نبی بنایا تھا۔ مجھ سے بھی تو تو نے ہی پیار کا اظہار کیا تھا۔ ایسا پیار کہ میری خاطر ساری دنیا کو ہلاک کر دیا۔ اور کوئی پرواہ نہیں کی۔ تو میرے بیٹے کو کیوں معاف نہیں کیا۔ جبکہ بعد میں آنے والوں کے بیٹوں کو معاف کیا گیا۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے انصاف پر یہ ایک ایسا الزام ہے جو کبھی نہیں لگایا جا سکتا۔

اس لئے جہاں امن کا مقام ہے وہاں خوف کا بھی مقام ہے۔ جہاں خوشخبری سے ہمارے دل بلیوں اچھل رہے ہیں کہ تمام دنیا کے طوفان مل کر بھی ہمیں ہلاک نہیں کر سکیں گے۔ وہاں

یہ خوف بھی دامنگیر رہنا چاہیئے

اور تقویٰ کے ساتھ، استغفار کرتے ہوئے زندگی گزارنی چاہیئے۔ خدا نہ کرے ہم میں سے کچھ ایسے لوگ ہوں جو بظاہر اس کشتی میں سوار ہوں لیکن حقیقت میں اس کشتی سے ان کا کوئی تعلق نہ ہو، جو بظاہر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہل ہوں اور جماعت کی طرف منسوب ہو رہے ہوں لیکن جب طوفان آئیں تو وہ ان کو الگ کر دیں اور کھوٹے اور کھرے میں ایسی تمیز ہو جائے کہ اس وقت معلوم ہو کہ کون احمدی تھا اور کون احمدی نہیں تھا۔ خدا ایسا وقت نہ لائے کہ ہم میں سے کچھ، ہمارے پیاروں میں سے کچھ، ہمارے قریبیوں میں سے کچھ ایسے طوفان میں غرق کئے جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ کامل وفا کے ساتھ، پوری احتیاط کے ساتھ، پورے تقویٰ کے ساتھ، مستقل مزاجی کے ساتھ، حق کے ساتھ اور صبر کے ساتھ اس کشتی کی حفاظت کرتے چلے جائیں جو آج تمام دنیا کو بچانے کے لئے پیدا کی گئی ہے۔

(منقول از الفضل ربوہ۔ ۴ ستمبر ۱۹۸۳ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معرکۃ الآراء تصنیف

"اسلام کا اقتصادی نظام" وزیر برائے ثقافتی امور سپین کی نظر میں

محترم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر کے نام موصولہ سپینش مکتوب کا اردو ترجمہ

مادرید

۲۹-۶-۸۳

میرے پیارے دوست!

آپ نے از راہِ مہربانی جو کتاب 'اسلام کا اقتصادی نظام' مصنفہ حضرت مرزا بشیر الدین (رضؓ) مجھے بھجوائی ہے، خاکسار اس کا دلی شکریہ ادا کرتا ہے۔ میں نے اس کو نہایت توجہ اور غور سے پڑھا ہے۔ اور یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ اسلام موجودہ مسائل کا جو حل پیش کرتا ہے، وہی اصل اور واحد علاج ہے۔ اسلام اقتصادیات کے متعلق جو نظام پیش کرتا ہے اور جو واضح، روشن اور قابلِ قدر اصول بیان کرتا ہے ان کی طرف سے آنکھیں بند نہیں کی جا سکتیں۔ اس کتاب میں ان تمام مسائل کا حل موجود ہے جو آج دنیا کو درپیش ہیں۔ اسلام کے گہرے روحانی تمدنی نظام کو بار بار دنیا کے سامنے پیش کرتے رہنا چاہیئے۔

آپ سے سچے دل سے اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ امام جماعتِ احمدیہ کا یہ بیان کہ احمدی ہر بنی نوعِ انسان کی دل سے بھلائی چاہتے ہیں۔ اور ہر ایک سے نیکی کرنا چاہتے ہیں۔ خود کتاب ہی اس کا حقیقی عملی ثبوت ہے۔

(دستخط) JAVIER SOLANA MADRIAGA

MINISTRO DE CULTURA, MADRID.

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَالنَّاصِرُ

کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں

الرؤف جیولرز

۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری، شمالی ناظم آباد، کراچی۔ فون نمبر ۶۱۷۰۶۹

خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے سے رزق اور مال میں برکت دی جاتی ہے

ہر مخلص کے لئے ضروری ہے کہ وہ مقررہ شرح کے مطابق چندہ ادا کرے!!

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس ربوہ سے

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی کا اختتامی خطاب

میری عزیز بچیو! میں آپ سب کی خدمت میں سلام اور رحمت کا ہدیہ پیش کرتے ہوئے آپ کو خدا حافظ و ناصر کہتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو خیریت تمام اپنے گھروں میں واپس پہنچائے اور ہر گام پر نصرت یاری آپ کے ساتھ ہو۔

میری بچیو! آپ نے ان محدود چند دنوں میں جو کچھ پڑھا۔ جو کچھ سیکھا مجھے یقین ہے کہ آپ اسے نہ صرف یاد رکھیں گی۔ بلکہ اس علم سے دوسروں کو بھی ضرور مستفید کریں گی۔ اپنے قول سے، اپنے فعل سے، اپنے حسنِ کردار سے، اپنے اعلیٰ اور مہذب اخلاق سے

میری عزیزو! آپ کو یہاں کچھ نہ کچھ تکلیف بھی ہوئی ہوگی مثلاً چارپائیوں وغیرہ کی کمی بیشی کی وجہ سے یا دیگر انتظامات کی وجہ سے لیکن جو کچھ بھی ہمارے بس میں ممکن ہو سکتا ہے اس کے مطابق اپنی طرف سے ہمیشہ پوری کوشش ہی ہوا کرتی ہے کہ آپ تمام مہمانوں کو سکون و آرام ہی ملے۔ بہر کیف یعنی آپ کی قیام گاہ میں میں بذات خود ہر تاریخ کو تمام انتظامات دیکھنے گئی ہوں۔ اس خیال کے تحت کہ آپ بچیوں کو تکلیف نہ ہو۔ ہم نے ہاتھوں تو ہم سے جو ہو سکا دست دیا ہے۔ اسی طرح کسی چارپائیاں مہیا کرنا بھی بھی کارکنات نے ہم سے بڑھ کر مسئلہ میں معذرت خواہ ہیں لیکن انشاء اللہ وہ دن بھی دور نہیں جب ہم بفضل خدا ہر ایک ضرورت کی چیز مہیا کرنے میں خود کفیل ہو جائیں گے۔ مجھے اس کا شدت سے احساس رہا۔ لیکن اگر حقیقت میں سوچا جائے تو آپ یہاں بھی نہیں مرکز تو ہم سب کا اپنا گھر ہے اور اپنے گھر میں اس قسم کی کمی بیشی ہو جاتی ہے جسے بہرحال قبول کرنا ہوتا ہے اور پھر ان وقتی تکالیف کے پیچھے آپ کا اور ہمارا مقصد اعلیٰ جس قدر حسین ہے اس کے حصول کی خاطر یہ سب کمی بیشی بے معنی ہو کر رہ جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ خود بڑھ کر سب ہمت و طاقت غیر معمولی طور پر عطا کر دیتا ہے مجھے یقین ہے کہ آپ انشاء اللہ العزیز تعلیم القرآن کلاس میں ہر سال اپنے آرام و راحت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس طرح شامل ہوتی رہیں گی اور اپنے اس حسین علم کی کماحقہ تکمیل کے لئے اسی طرح پورے ذوق و شوق سے وافر حصہ لیں گی تا اللہ تعالیٰ آپ کو قرآنی علم کی برکات سے بہرہ ور کر دے۔ آمین۔

میری بچیو! جیسا کہ حضور نے فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس کے افتتاح میں آیت لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا کا واحد علم قرآن کریم ایسا ہے جس کے حصول کے لئے پاکیزگی اختیار کرنے کی شرط لگائی گئی۔ صرف سچائی اور مشاہدات کافی نہیں۔ کیونکہ اس لئے کہ قرآن کریم پاکیزگی کی تعلیم دیتا ہے اور پھر جیسا کہ آپ خود بھی سن رہی تھیں حضور نے اس ضمن میں فرینڈز کی مثال کے حوالے سے اس مضمون کی وضاحت فرمائی کہ مستشرقین کے مقابلہ میں احمدی تربیت یافتہ بچہ بھی زیادہ باشعور رہتا ہے۔ چونکہ آپ سب کا یہ سلسلہ تدریس تعلیم القرآن انشاء اللہ جاری رہے گا۔ اس راہ میں آسانی اور بھرپور فائدہ اٹھانے کے لئے آپ کے لئے بہتر یہی مشورہ ہوگا کہ آپ سب حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کبیر کے مطالعہ کی طرف خصوصیت سے توجہ دیں اللہ تعالیٰ بے شمار معارف قرآنی آپ پر کھولے گا اور اس کی وجہ سے آپ کو بے شمار برکات حاصل ہوں گی۔ انشاء اللہ۔

مرکز میں بار بار آنا ہر لحاظ سے خیر و برکت اور انعام خاص کا موجب ہوتا ہے۔ خلفاء کرام کی قربت سے تجدید محبت و خلوص، تجدید عہد اور عمل میں بیداری کی روح پیدا ہوتی ہے اور پھر مرکز میں سب کو اپنے اپنے کام پر سرگرم عمل دیکھ کر خود اپنے نقصوں سے محاسبہ کا قدرتی طور پر احساس پیدا ہوتا ہے۔ اور ہم موازنہ کر سکتے ہیں کہ ہم کس پانی میں ہیں۔ اور ہم میں سے ہر ایک کو کس کس طرح فعال بننا چاہیئے

میری عزیزو! روحانی غذا اور اس کا نشو و نما کے لئے ضروری ہے کہ ہماری بچیوں کی ہو مائی نیک، اور دینی و دنیاوی لحاظ سے مہذب و فعال ہو۔ اس لئے ہمارے انبیاء علیہم السلام اور خلفاء کرام ہماری فلاح و بہبود کے لئے بعض اوقات قابل اعتراض مجالس سے روک کر ہمارے لئے ایسے لائحہ عمل تجویز فرماتے ہیں جن سے ہماری بچیاں دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم جو کہ نہایت اہم اور ارفع و اعلیٰ ہے جس کے بغیر ہماری زندگی کی تکمیل ناممکن ہے ہم لے اپنا ئیں اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول جو کہ حقیقی معنوں میں ہمارے والدین سے بھی زیادہ محبت کرنے والے اور ہمارے حقیقی خیر خواہ ہوتے ہیں۔ اس لئے آپ کے ارشادات بار بار ہمیں مرکز میں مدعو کرتے ہیں تاکہ ہماری روحانی زندگی سنور جائے۔ قرآن کریم کی رو سے نیک و صالحین اور فعال لوگوں کی صحبت میں رہنا انسانی پاک و طیب زندگی کی معراج ہے

میری عزیز بچیو! آپ اپنی اوائل عمر سے ہی دعائیں کرنے کی عادت ڈالیں۔ اسلام کے زندہ و جاوید حسین مذہب نے دعا کو بہترین ہمدردی قرار دیا ہے۔ اس ہمدردی کا فیض بہت وسیع ہے اگر اس ہمدردی کو بروئے کار نہ لائیں تو اس سے بڑھ کر بدقسمتی کیا ہو سکتی ہے؟ کیونکہ مالی و جسمانی ہمدردی میں انسان مجبور بھی ہو سکتا ہے مگر اپنے بھائی بندوں اور بنی نوع انسان کے لئے بھلائی کی دعا کرنے میں قطعی مجبور نہیں۔ سو اسلام کا حسین مذہب ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کے لئے دعا کو اس قدر وسیع کر دیں کہ اس دعا سے ہمارے دشمن بھی باہر نہ رہیں کیونکہ جس قدر دعا وسیع ہوگی اسی قدر دعا کرنے والے کو فائدہ ہوگا۔ دعاؤں میں بخل کی وجہ سے انسان خدا کے قرب سے دور ہو جاتا ہے۔ دعا گو عمر دراز پاتا ہے۔ اس میں اس کا اپنا حصہ دوگنا ہوتا ہے۔ اور ویسے بھی قرآن کریم کے فرمان کے مطابق دوسروں کو ترجیح دینے والے نتیجۃً ہمیشہ دائماً ترقی کرتے رہتے ہیں۔

پس میری بچیو! اس کارِ خیر کو ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ اسے جاری رکھیں اور ہمیشہ کی عادت ڈالیں۔ دیکھئے دوسری قسم کی ہمدردی چونکہ محدود ہے اس لئے خصوصیت کے ساتھ جو خیر قرار دی جا سکتی ہے وہ یہی باہمی ایک دوسرے کے لئے دعا کی خیر ہے دعا بہترین ہمدردی ہے اس خیر کو تسلسل دے کر دوام کا مقام دینا بلکہ اولیت کا مقام دینا ہی انسانی معراج ہے اور اعلیٰ خیر و تہذیب۔ اور اخلاق کا یہی تقاضا ہے چونکہ خیر کا پہلا درجہ جہاں سے ہم قوت پاتے ہیں اخلاق ہی ہیں اور یہ اعلیٰ اخلاق ہی تمام نیکیوں کی کلید ہے۔

میری عزیزو! آپ سب تمام کے تمام ہمیشہ ہی مرکز کے دوسرے محسنوں کے لئے بھی دعائیں کیا کریں۔ ان میں ہمارے محسن درس و تدریس کرنے والے اساتذہ بھی ہیں۔ ان میں نگران بھی ہیں۔ علماء و فضلاء بھی ہیں۔ یہ تمام حضرات علاوہ اپنے مقررہ کام اور فرائض کے جو وہ مختلف مرکزی دفاتر میں ادا کرتے ہیں تمام سال ہی انتھک محنت اور جدوجہد اور دلی خلوص و لگن کے ساتھ بلا لحاظ و بلا امتیاز موسم کے تغیر و تبدل کے سر دھڑ کی بازی لگاتے ہوئے مصروف کار رہتے ہیں ہم سب پر ان کا حق مقدم ہے ان کے احسانات کا جواب بہترین دعاؤں سے دیں اور پھر جیسا کہ آپ ہر سال دیکھتی ہیں کہ مرکز کے دوسرے تمام خواتین و حضرات آپ کی رہائش گاہ سے لے کر درسگاہوں تک کس کس طرح خوش اسلوبی اور خندہ پیشانی سے تمام تر خدمات اور کام سر انجام دے رہے ہوتے ہیں۔ پھر وہ لوگ ہیں جو اپنی چھٹیاں بھی اسی قسم کی خدمات کے لئے وقف کر دیتے ہیں۔ تو میری بچیو! آپ دیکھیں اور غور کریں اہل مرکز کے ان محسنین کی کتنی عظیم قربانیاں ہیں۔ جو اپنی قوم اور اپنی قوم کے بچوں کی بہبود کے لئے وہ ہر وقت پیش کرتے ہیں اور پیش کرنے کے لئے مستعد رہتے ہیں۔ اور یہ سب برکتیں اس عظیم اور عظیم الشان پیارے مسیح موعود علیہ السلام کے حسین مشن کی بدولت ہیں میسر آئی ہیں اور پھر آپ کے بعد آپ کے خلفاء کرام کی برکت سے اس کا تسلسل جاری و ساری ہے اور یہ کس قدر خوشی و خوش بختی کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس حسین مشن سے منسلک کیا فالحمد للہ علیٰ ذالک

اور اب حرفِ آخر کے طور پر کہتی ہیں تاکہ جو انسان کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بھی نہیں ہو سکتا میں اپنی تمام تر کارکنات خواتین محترم اور ان کے ساتھ تمام تر معاونات اور پھر ان تمام نگران خواتین و معاونات اور بچیوں کی بہت ممنون ہوں جنہوں نے حسب سابق پورے تعاون باہمی اور پوری فرض شناسی سے آنے والی فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس کی تمام مہمان بچیوں کے خورد و نوش، رہائش و قیام سے لے کر ہر قسم کا بہترین طریق سے خیال رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بہترین جزا سے بہترین انعامات سے نوازے ان کی ہمت، ان کے خلوص و شوق اور لگن میں مزید برکت دے۔ اللہ تعالیٰ ان کو سبھی بے شمار فضلوں اور انعامات کا وارث بنائے (آمین!)

بعض بچیاں باوجود انتہائی خواہش کے جیسا کہ بعض رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے۔ اپنی مجبوریوں کی وجہ سے تعلیم القرآن کلاس میں شامل نہ ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُن کے لئے بھی آئندہ سامان کر دے (آمین)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمیشہ خلافت کی عظیم الشان نعمت سے وابستہ رکھے اور ہم سے خدا تعالیٰ ہمیشہ وہ کام کروائے جو اس کی عین رضا کے مطابق ہوں۔ (آمین)"

تصحیح

بدر مجریہ ۲۲؍۹؍۸۳ صفحہ ۱۳ پر اعلان نکاح کے تحت، عزیزہ امۃ النصیر سلطانہ سلمہا بنت مکرم مولوی عبد الحمید صاحب درویش کے نکاح کی تاریخ غلطی سے ۲۳؍۹؍۸۳ کی بجائے ۹؍۶؍۸۳ درج ہو گئی ہے قارئین اس کی درستی فرما لیں۔

(ادارہ)

عبداللہ طارق سہیل کے قلم سے

شہرۂ آفاق احمدی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کی نئی فتح

اس سال سائنس کی دنیا میں ایک بڑا قدم اُٹھایا گیا ہے جنیوا کے نزدیک واقع نیوکلیر ریسرچ سنٹر سرن میں تحقیقی ماہرین نے دو مزید بنیادی اجزاء کا سراغ لگایا ہے اور فطرت کے ایک سربستہ راز کو آشکار کرنے کی طرف پیش قدمی کی ہے۔

گزشتہ ۲۰ برسوں میں سائنس والوں نے بڑے بڑے ایکسلریٹروں میں ہزاروں ذیلی ایٹمی اجزاء کی شناخت کی ہے۔ یہ ذیلی ایٹمی اجزاء تمام اشیاء میں تعمیراتی اینٹوں کی حیثیت رکھتے ہیں ان اجزاء میں ڈبلیو (W) اجزاء خاص طور سے اہمیت رکھتے ہیں اور ان کی دریافت تمام مادے کو چلانے والے واحد کلیے کو معلوم کرنے کی راہ میں ایک سنگ میل ہے۔ اس کلیہ کو جسے متحدہ میدان کا نظریہ (UNIFIED FIELD THEORY) کہتے ہیں عمدیوں سے پارس پتھر کی طرح جستجو کی جا رہی ہے۔

فتح کا شادیانہ

سرن میں ہونے والی دریافت پاکستانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کے لئے بھی ایک فتح کا شادیانہ ہے جس نے ان زیرنوں اجزاء کی موجودگی کو ۱۹۶۷ء میں لازمی قرار دیا تھا۔ ڈاکٹر عبدالسلام نے ایک انٹرویو میں بتایا تھا کہ وہ ۲۰ سال قبل امریکہ میں ایک کانفرنس میں شرکت کرنے کے بعد ایک طیارے کے ذریعہ برطانیہ واپس آرہے تھے کہ ان کے دل میں قوانین قدرت کی سادہ اور منطقی وضاحت کی جستجو کا خیال پیدا ہوا۔ یہ اجزاء جن کا اوپر ذکر ہوا ہے ایک طرف یا ان کے مخالف سمت گھوم کر جاتے ہیں اور کبھی سیدھی طرف نہیں جاتے۔ دو چینی اور امریکی سائنسدانوں نے ڈاکٹر عبدالسلام کو بتایا کہ "مقدس" قانون مساوات کے مطابق دائیں اطراف کے نمبر اور بائیں طرف کا اجزاء بلحاظ شکل متساوی ہوتے ہیں۔ اور اس کو کمزور نیوکلیائی قوت سے توڑا جاسکتا ہے۔ یہ اجزاء ان چار بنیادی قوتوں میں سے ایک ہے۔ جو بنیادی اجزاء کے درمیان عمل کرتی ہیں۔ اور "ریڈیو ایکٹیویٹی" پیدا کرتی ہیں۔ دوسری قوتیں درج ذیل ہیں:—

(۱) الیکٹرو میگنیٹک قوت جو ذرّہ برق شدہ اجزاء کے درمیان عمل کرتی ہے اور الیکٹران کو ایٹم کے نیوکلیس (مرکزی حصّہ) سے جوڑتی ہے۔ اس کا اظہار روشنی ریڈیائی لہروں اور ایکسرے ریز میں ہوتا ہے۔

(۲) کشش ثقل کی قوت جو تمام اجسام کی حرکت کا باعث ہوتی ہے۔

(۳) مضبوط نیوکلیائی قوت جو پروٹونوں اور نیوٹران (ایٹم کے نیوکلیس) کو اکٹھا رکھتی ہے۔

(۴) ڈاکٹر عبدالسلام کو اس سوال نے رات بھر سونے نہ دیا کہ کمزور معاملات میں قدرت اپنے قوانین کی کیوں خلاف ورزی کرتی ہے (وردائیں) اور (بائیں) اطراف میں مناسب کیوں نہیں ہوتا۔

(۵) ڈاکٹر عبدالسلام نے جو دعویٰ کیا تھا اس سال کی دریافت نے اس کے حق میں شہادت پیش کی ہے کہ بنیادی اجزاء کے درمیان کمزور معاملات میں دائیں اطراف کی نسبت بائیں اطراف میں زیادہ پائے جاتے ہیں۔ سرن کے تجربات نے ڈاکٹر سلام اور وائن برگ کے نتائج کو صحیح قرار دیا ہے کہ الیکٹرو میگنیٹک (برق مقناطیسی قوت) اور کمزور نیوکلیئر قوت ایک ہی واحد قوت کے پرتو ہیں۔ اس قوت کو ڈاکٹر سلام نے الیکٹرو ویک (قوت) قرار دیا ہے۔ یہ انکشاف آئزک نیوٹن کے مشاہدہ کے خلاف ہے جس کے مطابق وہ قوانین جو سیب کے زمین پر گرنے کا باعث ہوتے ہیں۔ اور وہ جو مدوجزر اور موجوں کے بہاؤ اور چاند کو زمین کے مدار میں رکھتے ہیں۔ تمام ایک بنیادی قوت کشش ثقل کے پرتو ہوتے ہیں۔ مائیکرو کاسمک دنیا کے تمام اجزاء مسلسل ایک دوسرے کو متاثر کرتے ہیں۔ (GLUONS) ہر خاندان کے اجزاء کو اکٹھا رکھتے ہیں۔ فوٹون ایک برقی قوت کا Gloo ہوتا ہے۔ سلام اور وائن برگ کی تھیوری پیش گوئی کرتی ہے کہ فوٹون سے بڑے تین مزید Gluo ہوتے ہیں جو الیکٹرو میگنیٹک اور کمزور معاملات دونوں میں پائے جاتے ہیں ان میں سے دو کو ڈبلیو کہا جاتا ہے (ایک مثبت اور دوسرا منفی) اور تیسرے برق زیڈ جزو کہلاتا ہے۔ ڈبلیو اور زیڈ اجزاء صرف زیادہ توانائیوں میں نمودار ہوتے ہیں۔ ان کو تلاش کرنے کیلئے ایک خاص آلہ بنایا جاتا ہے یہ آلہ گویا ایک قسم کا مادے کا مائیکروسکوپ ہے اور اجزاء کو روشنی کی ولاسٹی سے اسراع دیتا ہے۔ اس کا احاطہ ۶ کلومیٹر ہوتا ہے

اس میں ڈبلیو اجزاء ۴۰۵ ملین الیکٹرون وولٹ انرجی سے اُبھرتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے اربوں پروٹون کی انیٹی پروٹون پر بمباری کی جاتی ہے۔ سرن نے ڈبلیو اجزاء کے نہ صرف وجود کو مستحکم کیا ہے۔ بلکہ ان کا بہت زیادہ وزنی ہونا بھی ثابت کیا ہے ان کا وزن پروٹون سے ۹۰ گنا زائد ہوتا ہے

ڈاکٹر عبدالسلام سے سرن کی دریافت پر ان کا ردعمل معلوم کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ وہ اس بات سے خوش ہیں کہ سرن کی ٹیم نے ایک اطالوی ڈاکٹر کارلو ربیا کی قیادت میں ان کے نظریہ کو صحیح ثابت کر دیا ہے۔

ڈاکٹر عبدالسلام کو قدرت کی خوب صورتی اور ہم آہنگی پر مستحکم یقین ہے اس موقع پر انہوں نے ایک قرآنی آیت کا حوالہ بھی دیا جس میں کہا گیا ہے کہ تم اللہ کی کسی تخلیق میں کوئی نقص نہیں دیکھ سکتے۔

ریاضیاتی ماڈل

ڈاکٹر سلام کا ریاضیاتی ماڈل چار بنیادی قوتوں کو تین میں محدود کر دیتا ہے یہ اتنا نظریہ کے لئے فریم ورک مہیا کرتا ہے جسے سائنس دان عظیم متحدہ میدان کا نظریہ کہتے ہیں یہ اُس کے مطابق قوتوں کا تعامل بہت زیادہ توانائی کی تحویل پر ہوتا ہے۔ ان توانائیوں کو سمونیٹ کرنے کی کوشش اسی لئے ہے کہ کائنات کی پیدائش کے حالات کو از سر نو معلوم کیا جائے جسے بگ بینگ (BIG BANG) کہا جاتا ہے جب تمام کے اجزاء پر مشتمل ایک تمثیلی ماڈل ایک واحد قوت کے زیر اثر خلاء میں بند ہوا تھا۔

تخلیق کے سب سے بڑے راز کو دریافت کرنا سائنس دانوں کا آخری خواب ہے تاکہ وہ کائنات کے معمہ میں تناسب اور سادگی کی حقیقت معلوم کر سکیں۔ (جنگ)

(بشکریہ ہفت روزہ "لاہور" ۱۷ ستمبر ۱۹۸۳ء)

حضرت مولانا عبدالمالک خانصاحب کی اندوہناک وفات پر

جماعت احمدیہ غرناطہ (سپین) کی قرارداد تعزیت

ہم احباب جماعت احمدیہ غرناطہ کو اخبار الفضل سے یہ خبر پڑھ کر سخت دلی صدمہ ہوا کہ حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب ایک دینی سفر کے دوران کار کے حادثہ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت مولانا مرحوم کو اپنے قرب میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

آپ سلسلہ احمدیہ کے انتہائی مخلص قدیمی خادم۔ جید عالم دین اور مجاہد فی سبیل اللہ تھے اللہ تعالیٰ نے اوصاف حمیدہ عطا فرمائے ہوئے تھے۔ ہر ایک سے دلی محبت، پیار سے اور گہری ہمدردی سے پیش آنا ہر ایک سے خیرخواہی اور ہر ایک سے بھلائی آپ کا نمایاں وصف تھا۔ اللہ تعالیٰ نے تقریر اور تحریر میں گہرا اثر رکھا ہوا تھا۔ دلی طور پر جماعت کی تربیت کا فکر رہتا تھا۔ مسجد بشارت کے افتتاح کے موقعہ پر تشریف لائے تھے۔ بے حد خوش تھے۔ گہرے جذبات کے ساتھ مسجد کی تعمیر کی تکمیل پر مبارکباد دیتے رہے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بذرہ نوازی فرماتے ہوئے ازراہ شفقت خاکسار اور اس عاجز کی فیملی کے متعلق جو خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ نماز جمعہ کے بعد ہم دونوں بھائی گلے ملے تو بے حد اشکبار ہو گئے۔ ان کی شہادت کی موت ہے۔ مِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ۔ اللہ تعالیٰ ہمارا بھی انجام بخیر فرمائے۔ اور مولانا عبدالمالک کی روح پر اپنی رحمتوں کی بارش نازل فرماتا رہے آمین۔

ہم ہیں غمزدہ افراد جماعت احمدیہ غرناطہ

مولانا موصوف کا نماز جمعہ کے بعد نماز جنازہ غائب پڑھا گیا۔

خاکسار۔ کرم الٰہی ظفر مبلغ غرناطہ (اسپین)

حج بیت اللہ اور درخواست دعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سال میرے دو بیٹوں عزیزم صدیق احمد امینی اور عزیزم رفیق احمد امینی سلمہما اللہ کو حج کرنے اور زیارت مدینہ منورہ کی سعادت ملی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزان کا حج، عبادات اور دعائیں قبول فرمائے۔ اس کی برکات سے اُن کو اور ہمارے خاندان کو متمتع فرمائے۔ اور ان کو دینی خدمت کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(خاکسار۔ شریف احمد امینی ناظر امور عامہ قادیان)

تعارف سنگاپور

از محترم ... محمود احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دورہ مشرق بعید کے پہلے قدم کے طور پر سنگاپور تشریف لے گئے۔ اس سلسلہ کی تاریخ میں اعلیٰ ... المرتبت روحانی شخصیت کا یہ پہلا دورہ تھا۔ حضور ایدہ اللہ کے دورہ کی نسبت سے جزیرہ سنگاپور کے بارہ میں ایک معلوماتی مضمون پیش خدمت ہے۔ (ادارہ)

سنگاپور ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے جس کا رقبہ ۲۱۶ مربع کلومیٹر ہے یہ ملا جزیرہ نمائے ملایا MALAY PENINSULA کے ۱۳۷ کلومیٹر جنوب میں واقع ہے۔

وجہ تسمیہ

اس ملک کی وجہ تسمیہ کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ ایک راجہ اس علاقہ میں شکار کھیلنے آیا جس کا نام PARAMESWARA تھا اور اس کا تعلق سماٹرا سے تھا۔ اس نے اس علاقہ میں اپنے شکار کے دوران ایک جانور دیکھا جس کی شکل شیر کی مانند تھی۔ سو وہ اس سے متعجب ہوکر اس جگہ کا نام سنگاپورا رکھا۔ جو بعد میں سنگاپور کے نام سے مشہور ہو گیا۔

سنگا ملائی زبان میں شیر کو کہتے ہیں۔

۱۸۱۹ء میں SIR THOMAS STAMFORD RAFFLES کے ذریعے برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی نے اس جزیرہ پر قبضہ کر لیا اور اس طرح یہ جزیرہ حکومت برطانیہ کے ماتحت آگیا۔ جنگ عظیم دوم کے دوران (فروری ۱۹۴۲ء میں) جاپانیوں نے اس پر قبضہ کر لیا اور ساڑھے تین سال تک اس پر قابض رہے۔ ۵ ستمبر ۱۹۴۵ء کو برٹش گورنمنٹ نے دوبارہ اسے اپنے قبضہ میں کر لیا۔

سنگاپور کو ۱۹۵۹ء میں برطانوی دولت مشترکہ کے ماتحت حکومت خود اختیاری مل گئی۔ پھر ۱۹۶۳ء میں اس نے وفاق ملیشیا میں شرکت کر لی لیکن کچھ عرصہ بعد یعنی ۱۹۶۵ء میں اس سے الگ ہو کر ایک آزاد جمہوریہ بن گیا۔

اس ملک کے اصل باشندے ملائی ہیں جو ابتداء میں ہندو مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ لیکن بعد میں عرب مسلمان تاجروں کے ذریعہ مسلمان ہو گئے۔ اس ملک کی آبادی ۲۹۵ ملین (پچیس لاکھ) کے قریب ہے کل آبادی میں ۷۵ فیصد چینی ہیں ۱۴ فیصد ملائی اور ۱۰ فیصد انڈین ہیں اور ۵ فیصد مختلف مقامات سے آنے والے لوگ آباد ہیں۔

مذاہب

اس ملک میں جو کہ ایک ہی شہر پر مشتمل ہے بڑے بڑے مذاہب عیسائیت، اسلام، ہندو ازم، بدھ ازم اور کنفوشس ازم پائے جاتے ہیں۔ عیسائیت اس جزیرہ میں برٹش گورنمنٹ کے ساتھ داخل ہوئی یہاں ملائی، انگریزی، تامل اور چینی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ خصوصاً چینی زبان جسے چینی لوگ بولتے ہیں جو یہاں پر کاروبار کے سلسلہ میں آئے تھے۔ اور پھر اسی جگہ آباد ہو گئے مختلف قوموں کے آباد ہونے کی وجہ سے ان کے رسم و رواج رہن سہن اور تہذیب و تمدن جدا جدا ہیں۔

نظام حکومت

اس ملک میں اس وقت جمہوری نظام حکومت قائم ہے۔ موجودہ پریذیڈنٹ مسٹر ڈیون نائر MR. DEVAN NAIR ہیں اور وزیراعظم MR. LEE KIAN YEW ہیں۔ ملک میں ہر ایک کو مذہبی آزادی ہے ہر مذہب کی الگ الگ عبادت گاہیں ہیں اور مذہب کے بارے میں کسی پر کوئی سختی نہیں کی جاتی۔ لوگوں کا پیشہ تجارت اور صنعت کاری ہے۔ خصوصاً الیکٹرونک سامان کی تیاری کے لئے یہ ملک بہت مشہور ہے۔

ملک میں ایک بہت بڑی بندرگاہ ہے جو دنیا کی چوتھی بڑی بندرگاہ ہے۔ ۱۹۷۱ء کی رپورٹ کے مطابق یہاں پر ۳۸۰۰۰ مال بردار جہاز سالانہ آتے اور ۸۰۰۰۰۰۰۰ ٹن سامان اُتارتے ہیں۔ سنگاپور کا ائیر پورٹ بھی دنیا کے مصروف ترین ائیر پورٹس میں سے ہے۔ جہاں ہر تین منٹ کے بعد ایک جہاز اُترتا یا اُڑتا ہے۔ ۱۹۷۱ء کے جائزہ کے مطابق ۱۷۰۰۰۰۰ افراد اور ۷۰۰۰۰ میٹرک ٹن سامان سالانہ اُترتا ہے۔

نظام تعلیم

ملک میں برٹش نظام تعلیم رائج ہے۔ جس میں جی۔ سی۔ ای جنرل سرٹیفکیٹ آف ایجوکیشن (میٹرک کے برابر ہے) اور اے۔ سی۔ ای یعنی ہائی سکول سرٹیفکیٹ آف ایجوکیشن (ایف اے کے برابر ہے) سکول کے دس سال کے بعد یونیورسٹیز میں داخلہ ہوتا ہے اور پانچ سال تک کے لئے تعلیم دی جاتی ہے۔ ملک میں ایک جائزہ کے مطابق ۵۰۰ سے زائد سکول قائم ہیں اور ان میں تقریباً ۵۰۰۰۰۰ سے زائد بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اس ملک میں دو بڑی یونیورسٹیاں کام کر رہی ہیں سنگاپور یونیورسٹی اور نانینگ یونیورسٹی (NANYANG) علاوہ ازیں بہت سے ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ قائم ہیں۔ سنگاپور کے لوگ خوشحال اور متمول ہیں لوگ زیادہ تر فلیٹس میں رہتے ہیں۔ جو تقریباً چھ منزل سے لے کر ۲۷ منزل تک کے ہوتے ہیں۔

یہاں کی آب و ہوا معتدل ہے۔ بارشیں خوب ہوتی ہیں۔ عموماً درجہ حرارت زیادہ سے زیادہ ۹۰ درجے فارن ہیٹ اور کم از کم ۷۰ درجے ہوتا ہے۔ دن گرم ہوتے ہیں اور راتیں ٹھنڈی۔

قابل دید مقامات

جزیرہ سنگاپور اپنے مقام کے لحاظ سے مشرق اور مغرب کے ہوائی اور بحری راستوں کے لئے ایک اہم شاہراہ ہے۔ وہاں برطانوی انتظامی صلاحیتوں اور چینی انڈسٹری نے اسے ایک خوبصورت جزیرہ بنا دیا ہے ایک طرف خوبصورت شاہراہیں اور عالیشان عمارتیں ہیں تو دوسری طرف سیاحوں کے لئے خوبصورت پارک اور دلچسپ تفریح گاہیں موجود ہیں۔ جو سیاحوں کے لئے باعث کشش ہیں جن میں سے قابل ذکر سنگاپور چڑیا گھر عجائب گھر پرندوں کا پارک BIRD PARK اور درختوں کا باغ BOTANICAL GARDEN وغیرہ ہیں۔ جدید عمارتوں میں HEAVENLY TEMPLE ہندو ٹمپل۔ سلطان مسجد اور دیگر عمارات قابل دید ہیں ان کے علاوہ بہت سے شاپنگ سنٹر ہیں۔ جو جدید فن تعمیر کا شاہکار ہیں۔

جماعت احمدیہ

اس ملک کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس عالمی شاہراہ پر واقع ملک میں ہماری جماعت کا مشن بھی قائم ہے اس ملک میں ہمارے مشن کی ابتداء ۱۹۳۵ء میں مکرم و محترم مولانا غلام حسین صاحب ایاز کے ذریعہ ہوئی جو سلسلہ کے ایک بہت ہی فدائی اور مخلص خادم اور مبلغ تھے۔ آپ کی تحریک پر ایک احمدی خاتون نے اپنی زمین کا ایک قطعہ مع باغ مسجد بنانے کے لئے جماعت کو بطور عطیہ دیا جس پر ایک خوبصورت مسجد کی تعمیر ہوئی جس کا افتتاح مارچ ۱۹۵۰ء میں ہوا۔ محترم مولانا غلام حسین صاحب ایاز نے قرآن مجید کے کچھ حصہ کا ملائی زبان میں ترجمہ کر کے شائع کیا اور تبلیغ کے ہر ممکنہ ذرائع کو کام میں لائے۔ چنانچہ مولانا موصوف اپنی زندگی کے آخری سانس تک میدان جہاد میں مصروف رہے اور ۱۸ سال تک پیاسی روحوں کو سیراب کرتے رہے۔ اور مردہ دلوں کے لئے مسیحائی کا کام کیا۔ بالآخر یہ مرد مجاہد ۱۸ اکتوبر ۱۹۵۲ء میں بورنیو میں تبلیغی خدمات سرانجام دیتے ہوئے اپنے اللہ حقیقی سے جا ملے۔ منھم من قضی نحبہ۔ کے خوش نصیب گروہ میں شامل ہو گئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مولانا غلام حسین صاحب ایاز کی عظیم قربانیوں اور ان کے شاندار نتائج کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

”ایسے علاقوں میں بھی احمدیت پھیلنی شروع ہو گئی ہے۔ جہاں پہلے باوجود کوشش کے ہمیں کامیابی نہیں ہوئی تھی۔ ملایا میں یا تو یہ حالت تھی کہ مولوی غلام حسین صاحب ایاز کو ایک دفعہ لوگوں نے رات کو مار مار کر گلی میں پھینک دیا۔ اور کتے ان کو چاٹتے رہے یا اب جو لوگ ملایا سے واپس آئے ہیں۔ انہوں نے بتایا ہے کہ اچھے اچھے مالدار ہوٹلوں کے مالک اور معزز طبقہ کے ستر اسی کے قریب دوست احمدی ہو چکے ہیں۔ اور یہ سلسلہ روز بروز ترقی کر رہا ہے۔“

(الفضل ۲۲ جنوری ۱۹۶۰ء بحوالہ)

مکرم و محترم مولوی غلام حسین صاحب ایاز کے قیام سنگاپور کے دوران مندرجہ ذیل مجاہدین بغرض تبلیغ مرکز کی طرف سے وہاں بھیجے گئے۔

مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب جالندھری۔
〃 〃 شاہ محمد صاحب ہزاروی۔
〃 〃 امام الدین صاحب ملتانی۔
〃 چوہدری محمد احمد صاحب ڈوگر۔
〃 مولوی محمد سعید صاحب انصاری۔

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل مبلغ بھی سنگاپور میں تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔

مکرم میاں عبدالحی صاحب
〃 مولانا محمد صادق صاحب مرحوم
〃 مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری
〃 مولانا محمد عثمان چینی صاحب

آج کل مکرم عبدالحمید صاحب سائنین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سنگاپور کی زیر نگرانی تبلیغی مساعی جاری ہیں۔

آج سر زمین سنگاپور کو حضرت محمد مصطفیٰ

(بقیہ ملاحظہ کیجئے صفحہ ۱۱ پر)

محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی

یادگیر، چنتہ کنٹہ اور وڈمان میں جماعتی مصروفیات

لجنہ اماء اللہ یادگیر

محترمہ صبیحہ افسر صاحبہ نائب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ یادگیر (کرناٹک) رقمطراز ہیں کہ محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی آمد پر آپ ہی کی زیر صدارت بعد نماز جمعہ مقامی لجنہ و ناصرات کا ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔

اجلاس کی کارروائی کا آغاز محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ کی تلاوت کلام پاک سے ہوا بعدہٗ عزیزہ کوثر صدیقہ نے نظم پڑھی محترمہ محمودہ شاہین صاحبہ نے سپاس نامہ پیش کیا جس میں محترمہ آپا جان صاحبہ کی تشریف آوری پر اظہار خوشنودی کرتے ہوئے تمام عہدیداران و ممبرات کی جانب سے سیدہ آپا جان صاحبہ اور صاحبزادی عزیزہ امۃ الرؤف صاحبہ کو اھلاً وسھلاً و مرحبا کہا گیا۔

محترمہ سیدہ آپا جان صاحبہ نے بہنوں سے خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے اس امر کا اظہار کیا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ اپنے خطبات میں مسلسل جماعت کے افراد کو جن امور کی طرف توجہ دلا رہے ہیں اُن سے ہم ممبرات لجنہ غافل نہیں رہ سکتیں۔ ہمارا تعلق الٰہی جماعت سے ہے خلیفہ کی آواز پر لبیک کہنا اور ان کی تحریکات پر عمل کرنا ہمارا اولین فرض ہے۔ لیس اپنی سستیاں اور غفلتیں دور کریں۔ اور اپنا وقت زیادہ سے زیادہ دعاؤں میں صرف کرتے ہوئے اپنی لجنہ کا تجزیہ کریں کہ ہمارا قدم شاہراہِ غلبۂ اسلام کی منزل پر آگے بڑھ رہا ہے یا نہیں۔ حضور کی تحریک پر ہمیں اپنے تبلیغ کے دائرہ کو وسیع سے وسیع تر کر دینا چاہیئے بچوں کی نیک تربیت کریں اور اُن میں دینی جذبہ اُبھارنے کی طرف حتی المقدور کوشش کرنی چاہیئے۔

آپ کی زریں نصائح کے بعد عزیزہ بشریٰ الیاس اور عزیزہ طاہرہ بیگم نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ اجتماعی دعا ہوئی جس کے ساتھ ہی اجلاس کی کارروائی کا اختتام ہوا۔

محترمہ آپا جان صاحبہ کے ہمراہ حیدرآباد کی لجنہ کی عہدیداران کی ممبرات نے بھی شمولیت کی اجلاس کے دوران عزیزہ صاحبزادی صاحبہ کو بھی لجنہ کی ممبرات نے آپ کی نمایاں کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے مستقبل کو روشن و تابناک بنائے۔ آمین

محترمہ آپا جان صاحبہ نے اپنے دو روزہ قیام کے دوران اُن گھروں پر بھی تشریف لے گئیں جن کے ہاں اموات ہوئی تھیں۔ آپ نے پسماندگان سے تعزیت فرمائی اور اپنی شفقت بھری دُعاؤں اور نصائح سے اُن کی ہمت و حوصلہ افزائی فرمائی اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے آمین۔

لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ

محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ مع محترمہ اعظم النساء بیگم صاحبہ صدر لجنہ حیدرآباد و محترمہ امۃ المنیر بیگم صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ حیدرآباد بذریعہ کار مورخہ ۸/۹/۸۳ کو بوقت ۸ بجے شب چنتہ کنٹہ تشریف لائیں۔ جہاں آپ کی رہائش کا انتظام محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ کے ہاں کیا گیا اگلے روز صبح سے لے کر نماز جمعہ تک آپ نے مقامی حلقوں کا دورہ کیا۔ اور ممبرات لجنہ کے گھروں پر جاکر اُن کی خیریت احوال دریافت کی۔ بعد نماز جمعہ محترم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب کے تعمیر کردہ میٹنگ ہال میں آپ کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ محترمہ بدرالنساء بیگم صاحبہ کی تلاوت کلام پاک اور محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے محترمہ سیدہ موصوفہ کی گل پوشی کی اور آپ کی خدمت میں سپاس نامہ پیش کیا۔

سپاس نامہ کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ میرا مقصد اس تربیتی دورہ سے یہ ہے کہ تا میں آپ کے سامنے حضور کے تازہ ترین اہم ارشادات پیش کر کے تحریک کروں کہ ہم نے اب اپنی سستیوں کو دور کرنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ احمدیت کو تیزی کے ساتھ دوسروں تک پہنچانے کا وقت اب آگیا ہے حضور کے حکم پر ہم نے داعی الی اللہ بننا ہے۔ لہٰذا اپنے اندر ایک عظیم بیداری پیدا کریں۔ آپ نے اپنی تقریر میں خلافت کی اہمیت اور برکت کو بہنوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا کہ خلافت کے ساتھ وابستگی ہی ہماری دینی و دنیاوی اور روحانی و جسمانی ترقیات کا ذریعہ ہے۔

آپ نے فرمایا کہ آپ اپنے میں سے ایک بہن کو کثرت رائے سے صدر لجنہ مقرر کرتی ہیں اور اُس پر ذمہ داریاں ڈالتی ہو لیکن پھر اس کے ساتھ تعاون نہیں کرتیں یہ باتیں ایک تنظیم کی ترقی میں رُکاوٹ پیدا کرتی ہیں کیونکہ یہ تنظیم حضرت مصلح موعودؓ کی قائم کردہ ہے اور آج اللہ کے فضل سے ایک عالمگیر تنظیم بن چکی ہے۔ اس لئے اس طرف توجہ دینی ہے اور تعاون سے کام کو آگے بڑھانا ہے۔ آپ نے پردہ سے متعلق حضور کا حکم سنا کر تلقین کی اور بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دلائی۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ اجلاس ختم پذیر ہوا۔ جس کے بعد آپ نے ہر بہن سے فرداً فرداً مصافحہ کیا۔

لجنہ اماء اللہ وڈمان

دوپہر کے کھانے کے بعد بذریعہ کار آپ ۲½ بجے وڈمان تشریف لے گئیں آپ کے ہمراہ خاکسار سلیمہ بیگم صدر لجنہ چنتہ کنٹہ۔ محترمہ نورجہاں بیگم صاحبہ۔ محترمہ اعظم النساء بیگم صاحبہ صدر لجنہ حیدرآباد اور محترمہ امۃ المنیر بیگم صاحبہ تھیں۔ اطلاع ملتے ہی بہنیں جمع ہوئیں آپ کی ہی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی سے تربیتی جلسہ کا آغاز ہوا۔ بعدہٗ آپ نے بہنوں کو مخاطب کیا آپ نے فرمایا کہ مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ یہاں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں کی کافی تعداد موجود ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کے اموال و نفوس میں برکت دے آمین۔

آپ نے فرمایا کہ نمازوں کی پابندی قرآن کریم پڑھنے پڑھانے اور بچوں کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ ہر بچے کو سکول بھیجیں۔ مقامی زبان تلگو کی تعلیم کے علاوہ ساتھ ساتھ اُردو لکھنا پڑھنا اور ضروری دینی مسائل کی بھی تعلیم دیں۔ تاکہ آپ کے بچے اپنی جگہ پر احسن رنگ میں دوسرے لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچا سکیں۔ ان باتوں کی کوشش کے ساتھ ساتھ دُعا بھی کرنی چاہیئے لجنہ کی تنظیم کو قائم کریں اس کو ترقی کے منازل سے ہمکنار کریں۔ اسی طرح اپنے پیارے امام کی ہر تحریک پر پورے جوش کے ساتھ لبیک کہیں ہمیشہ اپنے سامنے اپنا مقصد رکھیں کہ ہم نے کیا کرنا ہے اور ہمارے فرائض کیا ہیں۔ بعدہٗ آپ نے دُعا کرائی اور سب سے مصافحہ و معانقہ کیا۔ ازاں بعد چائے نوش فرمائی جس کا انتظام لجنہ اماء اللہ وڈمان کی طرف سے کیا گیا تھا۔ بعدہٗ وڈمان میں لجنہ اماء اللہ کا قیام کر کے چھ بجے حیدرآباد واپس تشریف لے گئیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کے اس بابرکت دورہ کے بہتر نتائج برآمد کرے اور ہم سب کو آپ کی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا ہو۔ آمین

مکرم محمد ابراہیم صاحب غالبؔ درویش وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

قادیان یکم اخاء (اکتوبر)۔ افسوس اکرم محمد ابراہیم صاحب غالبؔ درویش ولد کرم شیخ دلاور علی صاحب کل رات قریباً ½۱۰ بجے دماغ کی ایک رگ پھٹ جانے کے نتیجہ میں جسم کے دائیں حصہ پر فالج کا شدید حملہ ہونے کی وجہ سے آج صبح چھ بجکر پچیس منٹ پر اِس جہان فانی سے کوچ کر کے اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ٹھیک ½۱۱ بجے صحن مدرسہ احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی بعدہٗ آپ کو بہشتی مقبرہ قادیان کے قطعہ خاص میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم حضرت امیر صاحب مقامی نے ہی اجتماعی دُعا بھی کروائی۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْہُ وَاجْعَلْ مَثْوَایَہٗ فِی جَنّٰتِ النَّعِیْمِ۔

مرحوم غالبؔ صاحب ۱۹۴۶ء میں قادیان آکر درویشان کے زمرہ میں شامل ہوئے تھے اور قریباً اُسی وقت سے بحیثیت مددگار کارکن مختلف صیغہ جات میں سلسلہ کی خدمت بجا لا رہے تھے۔ آپ نہایت نیک، مخلص، دیندار اور مرنجان مرنج طبیعت کے مالک وجود تھے۔ درویشی کا ۳۶ سالہ صبر آزما دور انتہائی صبر و شکر اور دلی بشاشت کے ساتھ گذارا۔ آپ نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ دو لڑکے اور چار لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ بلندیٔ درجات سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرتے ہوئے ان کا کفیل و کارساز ہو۔ آمین۔

(ادارہ)

اذکروا موتاکم بالخیر

سلسلہ احمدیہ کے جانباز مجاہد حضرت قریشی محمد حنیف صاحب

از مکرم غلام مصطفیٰ صاحب کیسرپور کرناٹک (انڈیا)

ابتدائے آفرینش سے اللہ تعالیٰ کا یہ قانون جاری ہے کہ انسان اس فانی دنیا میں آتا ہے اور چند روزہ زندگی گزار کر واپس چلا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گا۔ ان ہی جانے والوں میں سے دین کے ایک بے لوث اور جانباز مجاہد حضرت قریشی محمد حنیف صاحب مرحوم و مغفور کا ذکر کرنا اس لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ نے خاکسار کو چار یا پانچ سال کی عمر میں قرآن مجید شروع کروایا تھا۔ بعدہٗ آپ ہی کی تبلیغ کے نتیجہ میں بعمر قریباً ۱۲ سال خاکسار احمدیت میں داخل ہوا۔ جب کہ ہمارے خاندان میں سے اُس وقت تک کوئی بھی فرد احمدیت سے مشرف نہ ہوا تھا۔

قبولِ احمدیت سے پہلے اور بعد میں بھی خاکسار ایک لمبے عرصہ تک حضرت مولوی صاحب کی صحبت میں رہا۔ آپ بے شمار خوبیوں اور اوصاف حمیدہ سے متصف وجود تھے۔ ان کی سیرت قلم بند کرنے لگوں تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ مختصراً چند واقعات قارئین بدر کے ازدیادِ علم و ایمان کی غرض سے ذیل میں درج کرتا ہوں۔

جہاں تک میرا مشاہدہ اور تاثر ہے آپ کو تبلیغ کا ایک ایسا نشہ تھا کہ بن بلائے اور کسی بھی فرد یا جماعت سے مالی امداد لئے بغیر آپ دیوانہ وار گلیوں اور کوچوں میں احمدیت کا پیغام پہنچاتے رہتے تھے۔ ان کے پاس سواری، خورد و نوش اور رہائش کا کوئی معقول انتظام موجود نہ تھا۔ فقط ایک سائیکل تھی جس پر سوار ہو کر آپ سینکڑوں میل کا سفر کرتے۔ اس دوران بارہا ایسے مواقع بھی آئے کہ آپ کو مخالفین کی طرف سے زدوکوب کیا گیا۔ ایک مرتبہ آپ ہمارے گاؤں چودہ کلاٹ آئے وہاں کے غیر احمدیوں نے آپ کو بہت زیادہ زدوکوب کیا۔ خاکسار بھی آپ کے ہمراہ تھا۔ نتیجتاً مجھے بھی اس ظلم و ستم کا نشانہ بننا پڑا۔ رات کو ایک ہندو سیکشن آفیسر نے آپ کو اپنے دفتر میں پناہ دی اور ساتھ ہی اپنے دفتر کے چپراسی کو آپ کی حفاظت پر متعین کیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ مخالفین کی آپ کو اسی رات قتل کر دینے کی سازش تھی۔ مگر جس کا محافظ خود خدا ہو اُسے کون ہلاک کر سکتا ہے۔ یہاں اس امر کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ جن لوگوں نے آپ کو زدوکوب کیا تھا ان میں سے سوائے ایک شخص کے جس نے توبہ کر لی تھی اور کوئی بھی خدائی گرفت سے نہ بچ سکا۔

کیندراپاڑہ میں قیام کے دوران مرحوم انتہائی شوق اور لگن سے احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت کا فریضہ انجام دیتے تھے۔ رات کو نماز تہجد کی باجماعت ادائیگی کے لئے گھر گھر جا کر ہر احمدی کو بلاتے۔ ہر ہفتہ تربیتی جلسہ منعقد کرتے جس میں بچوں کو تقریر کی مشق کراتے۔

انتہائی متوکل بزرگ تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکیؓ مع چند دیگر علماء سلسلہ تبلیغی دورہ پر کیندراپاڑہ تشریف لائے۔ واپسی پر حضرت قریشی صاحب مرحوم بھی مع اہل و عیال ان کے ہمراہ جانے کے لئے نکلے۔ مجھے معلوم تھا کہ آپ کے پاس اخراجاتِ سفر کے لئے کوئی پیسہ نہیں ہے۔ مگر اسی وقت کیندراپاڑہ کے ایک مخلص احمدی شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم نے آپ کو اپنے پاس سے دس روپے دیئے۔ اور یوں اللہ تعالیٰ نے اپنے اس متوکل بندے کے لئے زادِ راہ کا بھی انتظام کر دیا۔

حضرت قریشی صاحب مرحوم دعا گو بزرگ تھے۔ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم کیندراپاڑہ کا کوئی بچہ بچتا نہیں تھا جن کی وجہ سے وہ بے حد پریشان تھے۔ حضرت قریشی صاحب مرحوم و مغفور نے دعا کی جس کے نتیجہ میں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام "محمود احمد" رکھا گیا۔ یہ لڑکا بفضلہٖ تعالیٰ آج بھی موجود ہے۔

مرحوم ہر فن مولا۔ انتہائی دلیر اور محنت کش تھے۔ سردی کے ایام میں نمازیوں کے وضو کے لئے پانی گرم کر کے رکھتے تھے۔ کٹک میں مکرم عبد الستار صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ اُڑیسہ کا بچہ فوت ہو گیا۔ غیر احمدیوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ بچے کی تدفین قبرستان میں نہ ہو سکے۔ لیکن سرکاری حکام کی مداخلت کے نتیجہ میں ان کا کوئی بس نہ چل سکا۔ بعدہٗ انہوں نے قبر کھود کر نعش کو باہر نکال پھینکنے کا منصوبہ بنایا۔ اس وقت حضرت قریشی صاحب مرحوم کٹک میں ہی موجود تھے۔ اس زمانہ میں قبرستان کی حالت ایسی تھی کہ لوگ دن میں بھی اُدھر کا رخ کرتے ہوئے گھبراتے تھے۔ لیکن یہ مردِ جوان تن تنہا کئی دن تک ایک ہاتھ میں لالٹین اور دوسرے میں لاٹھی اور بندوق لئے قبرستان میں ڈٹا رہا۔ آپ بندوق کے علاوہ غلیل چلانے کے بھی ماہر تھے۔

قدرت نے حسنِ سیرت کے ساتھ ساتھ حسنِ صورت اور خوش الحانی کے اوصاف سے بھی متصف کیا تھا۔ جب کبھی اپنے مخصوص مترنم آواز میں نظم پڑھتے تو سامعین پر ایک وجد کی سی کیفیت طاری ہو جاتی۔ اسی کے ساتھ آپ خوشنویس بھی تھے۔ لوگ آپ کی تحریر کو دیکھ کر یہ باور کرنے کے لئے تیار نہ ہوتے کہ ہاتھ سے لکھی ہوئی تحریر ہے بلکہ یہی سمجھتے کہ یہ پریس میں طبع شدہ ہے۔ آپ کی خطاطی کے نمونے آج بھی غیر احمدیوں کے گھروں اور مدرسوں میں موجود ہیں۔ آپ کا ذریعہ معاش فقط احمدی و غیر احمدی بچوں کی دینی تعلیم تھا۔

تقویٰ و طہارت کے اعتبار سے آپ کا مقام اتنا بلند تھا کہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکیؓ جیسی بزرگ ہستی بھی مونگھیر میں دیگر بڑے بڑے جید علماء سلسلہ کی موجودگی میں آپ کو امامت کا حکم دیتی تھی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

آہ! محترم بھائی محمد عبد الحفیظ صاحب گلبرگی مرحوم

از مکرم بشیر احمد صاحب گلبرگی۔ یادگیر (کرناٹک)

والدین سے محرومی بچوں کے لئے ناقابلِ تلافی نقصان ہوتا ہے۔ محترم والد صاحب کا انتقال ۳ مارچ ۱۹۶۳ء کو ہوا۔ ایک لمبے عرصہ تک محترمہ والدہ صاحبہ کا سایۂ شفقت و عنایت ہمارے سروں پر رہا۔ جس نے باپ کی جدائی کو محسوس نہیں ہونے دیا۔ بالآخر ۱۷ اپریل ۱۹۸۳ء کو محترمہ والدہ صاحبہ بھی اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

بڑے بھائی محترم محمد عبد الحفیظ صاحب گلبرگی والدین کے بعد ہمارے لئے بزرگ کی حیثیت رکھتے تھے۔ اپنے چھوٹے بھائیوں کے ساتھ نرمی اور محبت کے ساتھ پیش آتے تھے۔ سب سے زیادہ خوبی اور فخر کی بات تو ہمارے لئے یہ تھی کہ سیکرٹری مال کی حیثیت سے جماعت کی خدمت کر رہے تھے۔ جس کا اعتراف جماعت کے سارے افراد کرتے ہیں جس حسن و خوبی اور خلوص کے ساتھ آپ نے سیکرٹری مال کے فرائض انجام دیئے اُس کی مثال کم ہی ملتی ہے۔ جماعت کے ہر چھوٹے بڑے سے مسکراتے ہوئے نرمی اور محبت کے انداز میں بات کرتے تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔

افسوس کہ آپ بھی مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۸۳ء کی شام ۷ بجے دورانِ سفر بمقام واڑی اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر کے ہم سب کو داغِ مفارقت دے گئے۔ گویا غم و اندوہ کا پہاڑ ہم پر ٹوٹ پڑا۔ مگر ہم گناہ گار بندے اِس کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں۔

بُلانے والا ہے سب سے پیارا — اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مرحوم بھائی کی کوئی اولاد نہ تھی۔ اپنے چھوٹے بھائی کے لڑکے عزیزم جمیل احمد کو اپنے پاس رکھا تھا۔ چونکہ وہ موصی تھے اِس لئے احمدیہ قبرستان یادگیر میں امانتاً سونپ دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم سب کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ آمین

(سنگاپور بقیہ صفحہ ۵) — احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند کے موعود خلیفہ رابع کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔ آج اس علاقے کی روحانی تشنگی کا مداوا ہو رہا ہے۔

اے اہلِ سنگاپور تمہیں مبارک ہو کہ آج ایک مقدس اور بابرکت وجود آپ کی سرزمین پر قدم دھر رہا ہے۔ اپنی جھولیوں کو ایمان کی دولت سے بھر لو کہ مہدیٔ موعود کا نمائندہ روحانی دولتیں تقسیم کرنے آ رہا ہے۔ اور یہ سعادت بھی آپ ہی کے ملک کے حصہ میں آ رہی ہے کہ اس تاریخی روحانی دورہ مشرق میں اس مبارک وجود کا پہلا قدم آپ کے ملک کی سرزمین کے لئے برکت کا باعث بن رہا ہے — خدا کرے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ ۴۴

۳۴ الٰہی ذات کا یہ دورہ خیر و برکت کا موجب ہو اور بنی نوع انسان کی ہدایت کا ذریعہ بنے۔ آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ مشرق بعید (بقیہ صہ اوّل)

یاد رہے کہ آسٹریلیا میں جماعت پہلے سے قائم ہے مگر اپنا مشن ہاؤس اور مسجد نہیں تھی اب انشاء اللہ تعالیٰ یہ کمی بھی پوری ہو جائے گی۔

محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کی طرف سے مورخہ ۱۳ ر تبوک (ستمبر) کو موصول ہونے والی تار میں بتایا گیا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۹ ستمبر ۱۹۸۳ء کو نماز جمعہ سنگاپور کی مسجد میں پڑھائی اور "تجھے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو" کے موضوع پر خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے احباب جماعت کو کامل غلبۂ اسلام کے لئے تبلیغ کرنے سخت محنت کرنے اور دُعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ کے خطبہ کا ساتھ کے ساتھ مکرم میاں عبدالحی صاحب مبلغ سلسلہ مقامی زبان میں ترجمہ کرتے جاتے تھے۔ خطبہ اور نماز جمعہ میں حاضرین کی تعداد ۲۰۰ تھی۔

اسی روز بعد دوپہر انڈونیشیا سے آئے ہوئے احمدی احباب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اس کے علاوہ عورتیں جو انڈونیشیا ملائشیا اور صباح سے آئی تھیں۔ حضور کی حرم محترم حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے ساتھ ملاقات سے مشرف ہوئیں۔

مغرب اور عشاء کی نمازیں حضور نے جمع کرکے پڑھائیں اس کے بعد حضور کی بابرکت مجلس عرفان دو گھنٹہ تک جاری رہی اس میں احباب کرام حضور کے پُر معارف اور بصیرت افروز ارشادات سے مستفید ہوئے۔

اگلے روز ۱۰ ستمبر ۱۹۸۳ء کی مصروفیات کے بارے میں محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کی طرف سے جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کے نام علیحدہ تار موصول ہوا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ مورخہ ۱۰ ستمبر کو صبح اور شام مجلس مشاورت کے دو اجلاس ہوئے جن کی صدارت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمائی۔ ان اجلاسوں میں انڈونیشیا ملائشیا صباح اور سنگاپور سے آئے ہوئے نمائندگان نے شرکت کی۔ ان میں جماعت کی ترقی اور دینِ اسلام کی سربلندی کے لئے متعدد اہم تجاویز پر غور کیا گیا۔ اس میں تربیتی تنظیمی اور مالی امور کے علاوہ رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" اور دیگر متفرق امور زیرِ غور آئے۔

عشاء کے بعد حضور نے ملائشیا اور صباح سے آئے ہوئے احمدی احباب سے ملاقات کی اور اس کے بعد ایک استقبالیہ تقریب میں شرکت فرمائی جو سنگاپور کی جماعت نے حضور پُرنور کے اعزاز میں منعقد کی تھی اس میں معاشرے کے مختلف طبقوں کے چیدہ چیدہ احباب شامل ہوئے۔

مورخہ ۱۵ ر تبوک (ستمبر) کو موصولہ تار میں بتایا گیا ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۱ اور ۱۲ ستمبر کو انڈونیشیا، ملائشیا، صباح اور سنگاپور کے ممالک کی جماعت ہائے احمدیہ کی مجالس عاملہ کے اجلاسوں میں شرکت فرمائی۔ حضور نے ان اجلاسوں کی صدارت فرماتے ہوئے درپیش مسائل کے حل اور مستقبل میں دینِ اسلام کی ترقی اور سربلندی کے لئے منصوبہ بندی کرنے کے سلسلے میں عہدیداروں کو اہم ہدایات سے نوازا۔ یہ سارے اجلاس کئی گھنٹے جاری رہے۔

تار میں بتایا گیا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ دونوں دنوں میں حسب معمول مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت پڑھانے کے بعد مجلس عرفان میں تشریف فرما ہوئے اور سنگاپور اور دیگر علاقوں کے احباب کو اپنے رُوح پرور ارشادات سے نوازا۔ احباب جماعت نے نہایت درجہ ذوق و شوق سے حضور کے بابرکت ارشادات کو سُنا اور اپنی روحانی تشنگی بجھانے کا سامان کیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ۱۱ اور ۱۲ ستمبر کی مصروفیات کا ایک اہم حصہ یہ بھی تھا کہ حضورِ انور کے دستِ مبارک پر سنگاپور، انڈونیشیا، ملائشیا اور صباح کے احباب نے عہدِ بیعت کی تجدید کی۔

احباب کرام اپنے امام ایدہ اللہ کے اس تاریخ ساز اور بابرکت دورہ کی کامیابی کے لئے دُعائیں کرتے رہیں۔ تا مشرق کے اس دور دراز علاقے میں بھی اللہ تعالیٰ کی توحید اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا جھنڈا اونچے سے اونچا لہرانے کی توفیق مل سکے۔ آمین۔

درخواست ہائے دعا

★ خاکسار کے خسر مکرم سلیمان خانصاحب ساکن بھدرک عرصہ قریباً آٹھ ماہ سے ہڈی کی ٹی بی کے مرض میں مبتلا ہیں۔ موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے قارئین بدر سے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔ خاکسار۔ رفیق احمد سندھی کارکن نظارت علیا قادیان۔

★ عاجز کے تیسرے بیٹے عزیز سید فضل علیم کی کلائی کی ہڈی سائیکل سے گر کر چوٹ آجانے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ عزیز کی کامل صحت و شفایابی اور ہر قسم کے جسمانی نقص سے محفوظ رہنے کے لئے دُعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار۔ سید فضل عمر کٹکی سابق مبلغ سلسلہ رسول پور (اُڑیسہ)

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

جماعتِ احمدیہ کیرنگ کی تبلیغی سرگرمیاں

مکرم شیخ حلیم الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کیرنگ اطلاع دیتے ہیں کہ ماہ گذشتہ کے دوران مقامی جماعت کے ایک وفد نے سائیکلوں پر بیگونیا، سُردہ پور، رادت پاڑہ اور کاٹیور کا تبلیغی دورہ کیا۔ اس سفر میں بہت سے افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا اور جماعتی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ رادت پاڑہ کی غیر احمدیوں کی مسجد میں ایک جلسہ بھی منعقد کیا گیا جس میں مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب نے تقریر کی۔ خدا کے فضل سے یہ پروگرام بہت کامیاب رہا۔ الحمد للہ

مکرم شیخ حلیم الدین صاحب ہی اپنی دوسری رپورٹ میں رقم طراز ہیں کہ مورخہ ۱۳/۷/۸۳ کو مکرم شفیق الدین صاحب کی سرکردگی میں ایک تبلیغی وفد کوسن پٹنہ، بیگونیا اور کڑاپے کے دورہ پر روانہ ہوا۔ اجتماعی و انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ پیغام حق پہنچانے کے علاوہ کڑاپے کی مسجد میں مکرم مولوی شیخ عبدالحلیم صاحب نے ایک تقریر بھی کی جو پسند کی گئی۔

مجلس انصار اللہ بھدرک کی خوشکن مساعی

مکرم شیخ محمد عبدالرب صاحب زعیم مجلس انصار اللہ بھدرک رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۵/۹/۸۳ کو بعد نماز مغرب خاکسار کی زیرِ صدارت تاراکوٹ میں ایک تبلیغی و تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم فیاض الدین صاحب کی تلاوت اور مکرم عطاء الرحمٰن صاحب، عزیزم ایاز الدین صاحب اور مکرم فیاض الدین صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی بشیر الدین خانصاحب زعیم۔ مکرم شیخ بلال الدین صاحب۔ عزیز محمد معراج علی صاحب۔ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ مکرم محمد جمال صاحب صدر جماعت نے وفد کے کھانے کا اور مکرم علیم الدین صاحب ریلوے ڈرائیور نے رہائش کا انتظام کیا۔ فجزاک اللہ خیراً۔

مکرم شیخ صاحب موصوف ہی لکھتے ہیں کہ مجلس انصار اللہ بھدرک کے زیرِ اہتمام مورخہ ۱۱/۹/۸۳ کو دو تبلیغی و تربیتی اجلاسات خاکسار کی زیرِ صدارت منعقد ہوئے۔ پہلے اجلاس میں اطفال کی تلاوت تقریر اور نظم کے مقابلے کرائے گئے۔ دوسرے اجلاس میں عزیز منظور احمد ندیم کی تلاوت اور مکرم عبدالحکیم خانصاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے عہد نامہ دہرایا۔ بعدہٗ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب۔ مکرم شیخ عبدالاحد صاحب۔ مکرم شیخ غلام مسیح صاحب۔ عزیز شیخ داؤد احمد صاحب۔ عزیزم میاں وسیم احمد صاحب، مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ اور عزیز کرشن احمد نے تقاریر کیں۔ آخر میں محفل سوال و جواب منعقد ہوئی۔ دُعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔ ہر دو اجلاسات سے پہلے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سوال و جواب کی کیسٹ سُنائی گئی۔

مجلس خدام الاحمدیہ چارکوٹ کا تربیتی اجلاس

مکرم ماسٹر غلام احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ چارکوٹ لکھتے ہیں کہ مورخہ ۱۲/۸/۸۳ کو مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب مبلغ سلسلہ کی زیرِ صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں عزیز مبارک احمد کی تلاوت کے بعد عزیز نذیر احمد مشتاق۔ مکرم شریف احمد صاحب صدر جماعت۔ مکرم محمد شفیع صاحب سابق صدر اور مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب نے تقاریر کیں۔ مکرم عبدالواسع صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کے چیدہ چیدہ اقتباسات پڑھ کر سُنائے دُعا کے ساتھ مجلس برخواست ہوئی۔

مبلغ سلسلہ آسنور کی تبلیغی مساعی

مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود مبلغ سلسلہ آسنور (کشمیر) لکھتے ہیں کہ مکرم محمد رمضان صاحب زرقانی جن کا مکان ۱۹۷۹ء کے ہنگاموں کی نذر ہو گیا تھا کے نئے مکان کے سنگ بنیاد کی تقریب پر تبلیغ کا ایک موقعہ پیدا کیا گیا جس میں احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت دوستوں کو کھانے پر بھی مدعو کیا گیا۔ اس موقعہ پر مکرم عبدالرحیم صاحب شمس ہیڈ ماسٹر مڈل سکول آسنور نے بزبان کشمیری انسانی پیدائش کی غرض کے عنوان پر تقریر کی جبکہ خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض پیشگوئیوں کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد اور آپ کے منصب کو واضح کیا۔ آخر میں مکرم زرقانی صاحب نے بھی کشمیری میں اپنے گاؤں کے غیر از جماعت احباب کو پیغام حق پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ اس تقریب کے خاطر خواہ نتائج برآمد کرے۔ آمین۔

ہفتہ قرآن مجید

۲۳ اکتوبر تا ۲۹ اکتوبر ۱۹۸۳ء

جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے لئے تحریر ہے کہ اس سال "ہفتہ قرآن مجید" منانے کا پروگرام ۲۳ اکتوبر تا ۲۹ اکتوبر ۱۹۸۳ء ہے۔ تمام جماعتیں ان تاریخوں میں "ہفتہ قرآن مجید" منانے کا اہتمام کریں۔ اور قرآن مجید کے احکامات اور تعلیمات کی روشنی میں مختلف عنوانات پر اس ہفتہ میں تقاریر کریں۔ قرآن کریم تمام الہامی کتب کی صحیح تعلیم، قرآن کریم دائمی کتاب ہے۔ قرآن مجید کی عظمت و شان۔ قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں آخرت یعنی مرنے کے بعد کی زندگی۔ سچا مذہب صرف اسلام ہے۔ سچی بات اور اخلاق حسنہ، اور انعام حاصل کرنے کا طریق۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم۔ ... تقویٰ اللہ ... تبلیغ، اشاعت قرآن، عبادات اور دعا کی ضرورت، الخیر کلہ فی القرآن، تفہیم القرآن کے اصول، قرآن کریم سرچشمہ علوم ہے۔ والدین سے حسن سلوک کے بارہ میں قرآن مجید کے احکامات وغیرہ موضوعات پر روشنی ڈالی جائے۔

تمام عہدیداران، مبلغین، معلمین و احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ ہفتہ قرآن مجید پوری شان و اہتمام سے منائیں۔ اور رپورٹ نظارت ہذا کو ارسال کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں ہفتہ قرآن مجید منانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

آل مہاراشٹر و گجرات احمدیہ مسلم کانفرنس

جیسا کہ احباب کو آگاہ کیا جا چکا ہے کہ آل مہاراشٹر و گجرات احمدیہ مسلم کانفرنس انشاء اللہ تعالیٰ ۲۲، ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو بمبئی میں منعقد ہوگی۔ اس کانفرنس کے جملہ انتظامات کے لئے مکرم سید شہاب احمد صاحب کو صدر مجلس استقبالیہ مقرر کیا گیا ہے۔

کانفرنس کے انعقاد سے قبل پندرہ روزہ تبلیغی پروگرام رکھا گیا ہے۔ بمبئی جماعت تعداد کے لحاظ سے چھوٹی جماعت ہے اس لئے وہ دوسری جماعتوں کے افراد سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنے کم از کم پندرہ روز کانفرنس سے قبل تبلیغ کے لئے وقف فرمائیں۔ جو احباب داعی الی اللہ بنتے ہوئے اپنے دو ہفتہ بمبئی اور گرد و نواح میں تبلیغ کے لئے وقف فرمائیں وہ براہ کرم اپنے اسماء گرامی سے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ ایسے احباب کو جماعت احمدیہ بمبئی رہنے کی سہولت الحق بلڈنگ میں دے گی۔ بقیہ اخراجات انہیں از خود برداشت کرنے ہوں گے۔

جو احباب کانفرنس میں شرکت فرمانے کا ارادہ رکھتے ہوں اُن کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ کانفرنس کے ایام میں ان کے قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ بمبئی کے ذمہ ہوگا لیکن جو افراد اپنے خرچ پر کسی ہوٹل میں ٹھہرنا چاہیں براہ کرم وہ بھی مطلع فرمائیں۔ تاکہ ان کے لئے کمرہ بک کروایا جا سکے۔ اسی طرح بمبئی سے واپسی کے لئے اگر ریزرویشن کروانی مقصود ہو تو اس سے بھی مطلع فرمائیں کیونکہ یہاں سے ریزرویشن میں دقت ہوتی ہے۔ اگر پہلے سے اطلاع ہو تو احباب کو واپسی سفر میں سہولت ہوگی۔

جماعت احمدیہ بمبئی جملہ احباب کرام سے اس کانفرنس کے کامیاب و بابرکت اور نتیجہ خیز ہونے کے لئے درخواست دعا کرتی ہے۔

المعلن:- محمد حمید کوثر انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

بقیہ منظوری انتخاب لجنہ ... صفحہ ۱۴

سیکرٹری کارگذاری	محترمہ جیرون بی بی صاحبہ
" ناصرات الاحمدیہ	" امۃ الشہادۃ بیگم صاحبہ
" کارگذاری	" شمیمہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری مال	" جہاں آرا بیگم صاحبہ
جنرل سیکرٹری ناصرات	" منور جہاں بیگم صاحبہ

لجنہ اماء اللہ شیموگہ

صدر لجنہ	محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ
جنرل سیکرٹری	" خورشید بیگم صاحبہ
" تعلیم و تربیت	" امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ
سیکرٹری مال	" ساجدہ بیگم صاحبہ
" نگران ناصرات	" خدیجہ مبینہ بیگم صاحبہ
" خدمت خلق	" راحت جہاں صاحبہ
سیکرٹری تبلیغ	" امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ

لجنات اماء اللہ بھارت متوجہ ہوں

دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کی طرف سے خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء پمفلٹ کی صورت میں شائع کروایا گیا ہے جو ہر لجنہ کی صدر کو بھجوانے کے لئے ... بھجوا دیا گیا ہے کہ وہ ہر احمدی گھر میں تقسیم کریں۔ اگر کسی لجنہ کو نہ ملا ہو تو اطلاع دیں۔ اور اگر ... جہاں لجنہ قائم نہ ہو ... مرکزیہ قادیان سے منگوا لیں ... پمفلٹ ... اسی طرح گھروں میں ... پڑھا جائے۔ اور اس پر عمل کرنے کی تلقین کی جائے۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

سالانہ رپورٹ تحریک جدید لجنات اماء اللہ بھارت

ہر لجنہ بھارت اپنی سالانہ رپورٹ یکم نومبر سے پہلے مرکز میں بھجوا دیں۔ اس رپورٹ میں تحریک جدید کی سالانہ رپورٹ بھجواتے وقت مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا ضروری ہے:-

(۱) کل وعدہ جات تحریک جدید لجنہ اماء اللہ (سال رواں)

(۲) تعداد وعدہ کنندگان

(۳) وعدہ جات تحریک جدید دفتر سوئم۔

(۴) ادائیگی تا حال۔

(۵) آپ کی لجنہ کی کل ممبرات۔

نوٹ:- رپورٹ میں اس بات کی وضاحت ہونی چاہیئے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق آپ کی لجنہ نے کیا مساعی کیں۔ سالانہ رپورٹ کی دو کاپیاں مرکز میں بھجوائیں۔ ہر شعبہ کی رپورٹ علیحدہ کاغذ پر ہونی چاہیئے۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

دُعائے مغفرت

(۱) مکرم محمد عبدالستار صاحب فاروقی کی اہلیہ محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ مورخہ ۱۴ ستمبر کو وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی۔ کثیر تعداد میں غیر از جماعت افراد نے خاکسار کی اقتدار میں نماز جنازہ ادا کی۔ اور تدفین کے تمام انتظامات بھی غیر از جماعت احباب نے ہی کئے۔ چونکہ حیدرآباد کے احمدیہ قبرستان میں جگہ نہ تھی۔ اس لئے غیر از جماعت افراد نے اپنے ہی قبرستان میں تدفین کی۔ قبر تیار ہونے پر خاکسار نے اجتماعی دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور اُن کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

خاکسار حمیدالدین شمس مبلغ حیدرآباد

(۲) افسوس خاکسار کی دادی محترمہ اہلیہ مکرم نور محمد خان صاحب مرحوم بعمر قریباً ... سال مورخہ ۸/۲ کو بوقت ... بجے وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ انتہائی نیک، صالحہ، پابند صوم و صلوٰۃ اور دعا گو اور ... آپ کی وفات کی وجہ سے خاکسار کے والد مکرم غلام محمود علی صاحب کو شدید صدمہ پہنچا ہے۔ قارئین ... سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ بلندی درجات سے نوازے اور جملہ لواحقین خصوصاً والد محترم کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

خاکسار قدیر ... اہلیہ مزمل احمد خان صاحب لوکارو (بہار)

درخواست دعا | مکرم محمد اسمٰعیل صاحب ... اہلیہ محترمہ عمر کے تقاضہ کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں صحت و عافیت اور دو ... عزیزان کی اولاد کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

نتیجہ دینی امتحان ناصرات الاحمدیہ قادیان

۲۱ جولائی ۱۹۸۴ء کو منعقدہ دینی امتحان ناصرات الاحمدیہ قادیان کا نتیجہ ذیل میں دیا جا رہا ہے جس میں کل ۱۱۳ لڑکیاں شامل ہوئیں۔ معیار اول میں خدا کے فضل سے سب کی سب ۱۶ بچیاں کامیاب ہوئیں جبکہ معیار دوم میں ۳۰ میں سے ۲۸۔ معیار سوم (ب) میں ۳۱ میں سے ۳۰ اور معیار سوم (الف) میں ۳۶ میں سے ۲۴ بچیاں کامیاب ہوئیں۔

چونکہ ناصرات [illegible] قادیان کا سلیبس بھی علیحدہ ہے اس لئے رزلٹ بھی علیحدہ دیا جا رہا ہے۔ خدا تعالیٰ بچیوں کو اور ان کے والدین کو یہ کامیابی مبارک کرے۔ آمین۔

ہندوستان کی ناصرات [illegible] کا رزلٹ انشاء اللہ آئندہ شائع ہوگا۔

سہیلہ محبوب نگران ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

معیار اول

نام ممبرات معہ ولدیت	حاصل کردہ نمبر
عزیزہ امتہ الحکیم بنت مکرم [illegible] صاحب گجراتی	۱۰۰
,, فہیمہ مبارکہ ,, ,, چوہدری بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں	۹۶ اول
,, امتہ العزیز قدسی ,, ,, بشیر [illegible]	۹۴ دوم
,, امتہ المتین رضوانہ ,, ,, ماسٹر محمد ابراہیم صاحب	۸۲ چہارم
,, مبارکہ طیبہ ,, ,, مولوی محمد ابراہیم صاحب مرحوم	۴۴
,, امتہ الوحید ,, ,, [illegible] صاحب گجراتی	۸۰
,, امتہ الرشید ,, ,, [illegible]	۹۰ سوم
,, شاہدہ اختر ,, [illegible]	[illegible]
,, روبینہ [illegible] ,, ,, ڈاکٹر غلام ربانی صاحب	۷۷
,, نعیمہ مبارکہ ,, ,, [illegible]	۷۴
,, آصفہ بیگم ,, ,, شیخ محمد [illegible]	۷۴
,, بشریٰ بیگم بدر ,, ,, محمد دین صاحب بدر	۷۸
,, امتہ الرؤف بشریٰ ,, ,, عبد القدیر صاحب [illegible]	۴۸
,, حفصہ بیگم ,, ,, خواجہ عبد اللہ صاحب	۷۷
,, بشریٰ بیگم ,, ,, نذیر [illegible] صاحب [illegible]	۴۱
,, امتہ الرقیب ,, ,, [illegible]	[illegible]

معیار دوم

نام ممبرات معہ ولدیت	حاصل کردہ نمبر
عزیزہ مبارکہ بیگم بنت مکرم مولوی [illegible] محمد دین صاحب	۷۲
,, عطیہ [illegible] ,, ,, ذو الفقار [illegible] صاحب	۷۱
,, عائشہ پروین ,, ,, مجید احمد انور صاحب مرحوم	۹۰ سوم
,, امتہ الرزاق کوثر ,, ,, محمد احمد صاحب [illegible]	۷۹
,, امتہ الجیب ,, ,, [illegible] قادر صاحب	۷۴
,, قانتہ صدیقہ ,, ,, ملک [illegible]	۵۲
,, صفیہ بیگم ,, ,, قریشی سعید احمد صاحب	۳۹
,, روبی ممتاز ,, ,, ممتاز احمد صاحب ہاشمی	۴۷
,, خدیجہ بیگم ,, ,, ذو الفقار علی [illegible]	۵۱
,, وجیہہ بشریٰ ,, ,, عبد الحمید صاحب [illegible]	۵۰
,, امتہ السلام طاہرہ ,, ,, بشیر [illegible] صاحب [illegible]	۵۲
,, مسرت مبارکہ ,, ,, عبد الحفیظ صاحب	۵۸
,, عائشہ قدسیہ ,, ,, [illegible] احمد صاحب [illegible]	۲۲
,, نعیمہ بیگم ,, ,, مولوی سیف احمد صاحب	۹۱ دوم
,, رخسانہ ممتاز ,, ,, [illegible] المومن صاحب [illegible]	۹۲ اول
,, طیبہ صدیقہ ,, ,, حکیم صلاح الدین صاحب	۹۱ دوم
,, امتہ القدوس ,, ,, [illegible] عبد العزیز صاحب مرحوم	۷۰
,, [illegible] ,, ,, [illegible] احمد صاحب [illegible]	۵۰

نام ممبرات معہ ولدیت	حاصل کردہ نمبر
عزیزہ فرحت شمیم بنت مکرم بشیر احمد صاحب [illegible]	۵۸
,, یاسمین اختر ,, ,, [illegible] عبد اللطیف صاحب	۸۱ چہارم
,, بشریٰ بیگم ,, ,, شیخ احمد صاحب [illegible]	۵۶
,, عطیہ بیگم ,, ,, قریشی سعید احمد صاحب	۶۰
,, مبارکہ نصرت ,, ,, محمد شفیع صاحب عابد	۵۷
,, خوشنودہ بیگم ,, ,, بشیر احمد صاحب [illegible]	۴۱
,, امتہ الرؤف ,, ,, شیخ محمد صاحب	۵۴
,, ریحانہ پروین ,, ,, عبد الرحمن صاحب [illegible]	۳۰
,, [illegible] ,, ,, [illegible]	۲
,, [illegible] ,, ,, [illegible] احمد صاحب [illegible]	۲۲

معیار سوم (ب)

نام ممبرات معہ ولدیت	حاصل کردہ نمبر
عزیزہ فوزیہ انجم بنت مکرم مولوی [illegible] صاحب	۷۱
,, امتہ الشافی ,, ,, نذیر احمد صاحب [illegible]	۹۶ اول
,, قانتہ صدیقہ ,, ,, مولوی حکیم محمد دین صاحب	۸۰ سوم
,, منورہ خاتون ,, ,, ابراہیم احمد صاحب [illegible]	۸۷ سوم
,, کوثر [illegible] ,, ,, ظاہر حسین صاحب	۴۲
,, خالدہ رخسانہ ,, ,, ماسٹر محمد الیاس صاحب	۷۴
,, امتہ الحکیم ,, ,, ذو الفقار علی صاحب	۹۳ دوم
,, امتہ الحی ,, ,, محمد یوسف صاحب [illegible]	۷۹
,, شہزادی شجاعت بیگم ,, ,, بہادر خان صاحب مرحوم	۸۲
,, نصرت جہاں بیگم ,, ,, مولوی خورشید صاحب [illegible]	۴۴
,, نعیمہ پروین ,, ,, بشیر احمد صاحب فوٹو گرافر	۶۳
,, امتہ الشکور روزی ,, ,, محمد اسلم صاحب	۵۵
,, روبینہ شاہین ,, ,, نذیر احمد صاحب [illegible]	۶۰
,, نسیم اختر دہلی ,, ,, مستری منظور احمد صاحب	۵۸
,, فرحت سلطانہ ,, ,, نذیر احمد صاحب [illegible]	۴۳
,, شاہدہ تنویر ,, ,, مولوی خورشید احمد صاحب [illegible]	۷۹
,, فہمیدہ خانم ,, ,, محمد یوسف صاحب	۶۰
,, ذکیہ بشریٰ ,, ,, مظہر حسین صاحب	۹۱
,, عذرا انجم ,, ,, محمد یعقوب خان صاحب	۵۱
,, طیبہ ناہید ,, ,, برکت علی صاحب	۸۳ چہارم
,, امتہ الرفیق ,, ,, [illegible] عبد العزیز صاحب مرحوم	۵۸
,, امتہ الحفیظ جمیلہ ,, ,, صوفی احمد صاحب	۳۸
,, محمودہ بیگم ,, ,, غلام نبی صاحب	۲۳
,, تنویر نصرت ,, ,, خلیل الرحمن صاحب	۴۴
,, ناہید خاتون ,, ,, ماسٹر محمد [illegible] صاحب	۵۲
,, امتہ الباری بشریٰ ,, ,, عبد المومن صاحب	۴۵

نام ممبرات معہ ولدیت	حاصل کردہ نمبر
,, زبیدہ بیگم بنت مکرم نذیر احمد صاحب [illegible]	۶۶
,, [illegible] ,, ,, مستری محمد [illegible]	۷۰
,, زکیہ سلطانہ ,, ,, نذیر احمد صاحب [illegible] مرحوم	۵۷
,, خالدہ پروین ,, ,, نذیر احمد صاحب [illegible]	۳۶

معیار سوم (الف)

نام ممبرات معہ ولدیت	حاصل کردہ نمبر
عزیزہ [illegible] ناصرہ بنت مکرم محمد انعام صاحب غوری	۴۱/۷۵
,, امتہ الناصر ,, ,, نذیر احمد صاحب [illegible]	۷۸ دوم
,, شگفتہ شمیم ,, ,, نعیم احمد صاحب	۷۸ دوم
,, فہمیدہ زردوس ,, ,, [illegible]	۵۶
,, امتہ النعیم ,, ,, [illegible] عبد [illegible] صاحب	۶۰
,, آنسہ راشدہ ,, ,, مولوی حمید [illegible] صاحب	۵۷
,, حامدہ [illegible] ,, ,, محمد سلیمان صاحب دہلوی	۶۰
,, [illegible] بیگم ,, ,, محمد ابراہیم صاحب غالب	۶۷

نام ممبرات معہ ولدیت	حاصل کردہ نمبر
عزیزہ امتہ الشافی روحی بنت مکرم عبد المومن صاحب	۶۱
,, صفیہ مبارکہ ,, ,, نور محمد صاحب [illegible]	۹۶ چہارم
,, شمیم قمر ,, ,, عبد الرشید صاحب فوٹو گرافر	۵۵
,, شکیلہ بانو ,, ,, ممتاز احمد صاحب	۵۷
,, نصرت جہاں ,, ,, عبد المومن صاحب [illegible]	۹۸ دوم
,, زبیدہ پروین ,, ,, عبد الکریم صاحب ملکانہ	۵۶
,, شاہدہ تحسین نبیلہ ,, ,, محمد انعام صاحب غوری	۵۳
,, ریحانہ پروین ,, ,, عبد المومن صاحب [illegible]	۵۹
,, شاہدہ تبسم ,, ,, محمد سلیمان صاحب بہاری	۵۳
,, بشریٰ صادقہ ,, ,, چراغ دین صاحب	۵۸
,, طیبہ خانم ,, ,, مولوی عمر علی صاحب	۳۴
,, امتہ الکریم ,, ,, مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر	۳۸
,, آصفہ بیگم ,, ,, بشیر احمد صاحب فوٹو گرافر	۴۴
,, سلطانہ پروین ,, ,, سعید محمد صاحب [illegible]	۴۶
,, نذیرہ بیگم ,, ,, شمشاد [illegible] صاحب	۶۲
,, عزیزہ ندرت ریحانہ ,, ,, مولوی جاوید اقبال صاحب اختر	۶۲
,, سعدیہ بشریٰ ,, ,, بشیر احمد صاحب جہاں	۶۲
,, حلیمہ بیگم ,, ,, نذیر احمد صاحب [illegible]	۲۵
,, مبارکہ بیگم ,, ,, محمد صدیق صاحب [illegible]	۴۹
,, سوسن تدبیر گوہر ,, ,, مظاہر حسین صاحب	۵۶
,, امتہ الباسط ,, ,, ذو الفقار علی صاحب	۴۵
,, راشدہ تنویر ,, ,, مولوی خورشید احمد صاحب انور	۹۹ اول
,, امتہ الحفیظ [illegible] ,, ,, [illegible]	۳۰
,, [illegible] ,, ,, [illegible]	۳۶
,, امتہ اللہ دی نخوت ,, ,, حمید الدین صاحب شمس	۳۶
,, امتہ الشکور ,, ,, نذیر احمد صاحب [illegible]	۶۲

منظوری انتخاب عہدیداران لجنات اماء اللہ بھارت

بابت اکتوبر ۱۹۸۴ء تا ستمبر ۱۹۸۶ء

درج ذیل لجنات کی اکتوبر ۱۹۸۳ء تا ستمبر ۱۹۸۶ء کی منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ عہدیداران کو بہتر رنگ میں خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

لجنہ اماء اللہ کرڈاپلی

صدر لجنہ	محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ
نائب صدر	,, صدیقہ بیگم صاحبہ
جنرل سیکرٹری	,, عابدہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری مال	,, شکیلہ بیگم صاحبہ
,, تعلیم	,, فخری بی بی صاحبہ
,, ناصرات	,, منورۃ النساء صاحبہ
نائب سیکرٹری ناصرات	,, امتہ الحی صاحبہ

لجنہ اماء اللہ کانپور

صدر لجنہ اماء اللہ	محترمہ شفاعت النساء صاحبہ
سیکرٹری	,, [illegible]
,, مال	,, شگفتہ ناز صاحبہ
,, [illegible]	,, امتہ الحفیظ صاحبہ

لجنہ اماء اللہ بھدرک

صدر لجنہ اماء اللہ	محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ
نائب ,,	,, آمنہ طیبہ صاحبہ
سیکرٹری تعلیم و تربیت و تبلیغ	,, صدیقہ بیگم صاحبہ
,, مال	محترمہ زینب بی بی صاحبہ
,, ناصرات	,, رحمت بیگم صاحبہ
جنرل سیکرٹری	,, شمیم بیگم صاحبہ

لجنہ اماء اللہ نرگاؤں

صدر لجنہ اماء اللہ	محترمہ طاہرہ بی بی صاحبہ
نائب صدر و جنرل سیکرٹری	,, منیرہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری تعلیم	,, صالحہ خاتون صاحبہ
,, مال	,, نورجہاں بیگم صاحبہ

(باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر)

"افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ"

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ-۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475 }
RESI. 273903 } CALCUTTA- 700073.

"الخیر کلہ فی القرآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA — PHONE 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- تپسیا برادرس

۴۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا۔"

(فتح اسلام" صلا تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیش کش)

لبرٹی بون مل

نمبر ۵۰-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد- ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس۔ ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,

2-TOPSIA ROAD, CALCUTTA-39.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ:-

23-5222 }
23-1552 } ٹیلیفون نمبرز:-

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM

برائے:- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کے ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS,

16-MANGOE LANE CALCUTTA-700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے آٹوونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

AUTOWINGS,

آٹوونگس

32 - SECOND MAIN ROAD.

C.I.T. COLONY,

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASCOL BUILDING,

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA,

P.O. BOX: 4583.

BOMBAY-8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS

D/No. 2/54 (1)

MAHADEVPET

MADIKERI-571201

(KARNATAK)

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جنس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس
بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ائیر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔
پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز ●●

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن ۔ ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ ۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۱۷ ۔ فون نمبر ۔ ۴۴۴۷۱۷

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم :- "اللہ کو سب سے پیارا کام وقت پر نماز ادا کرنا ہے" (بخاری)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :-
"اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو" (کشتی نوح)

پیشکش :- محمد امان اختر نیاز سلطانہ پارٹنرز ۔

ملبن موٹرس

۳۲ ۔ سیکنڈ مین روڈ ۔ سی ۔ آئی ۔ ٹی کالونی ۔ مدراس ۔ ۶۰۰۰۰۴

الستاد بوک

"لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ" (بخاری)

ترجمہ :- تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں بنتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

محتاج دعا :- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گلک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو ۔ ٹی ۔ وی ۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ABCOY LEATHER ARTS

34/3 3RD. MAIN ROAD.
KASTURBANAGAR, BANGALORE-560026.
MANUFACTURERS OF :-
AMMUNITION BOOTS
&
INDUSTRIAL SAFETY BOOTS.

حیدرآباد میں

فون نمبر :- ۴۲۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۲۸۰ ۔ ۱ ۔ ۱۶ سعید آباد ۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ ۔ ٹیلیگرام :- سٹار بون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز :- کرشڈ بون ۔ بون میل ۔ بون سینیوس ۔ ہارن ہونس وغیرہ !

(پتہ)

نمبر ۲۴۰/۴/۲/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن ۔ حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

AIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ، ہوائی چپل نیز ربر ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے !

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۹ر اکتوبر ۱۹۸۰ء رجسٹرڈ نمبر پی / جی ڈی پی ۳